www.novelsclubb.com
It's you,
because no one else
makes sense.
طواف آرزو از قلم: خولہ بنت عباس
And in the middle
of my chaos
there was you.
What a plot twist you were.
ناولز کلب

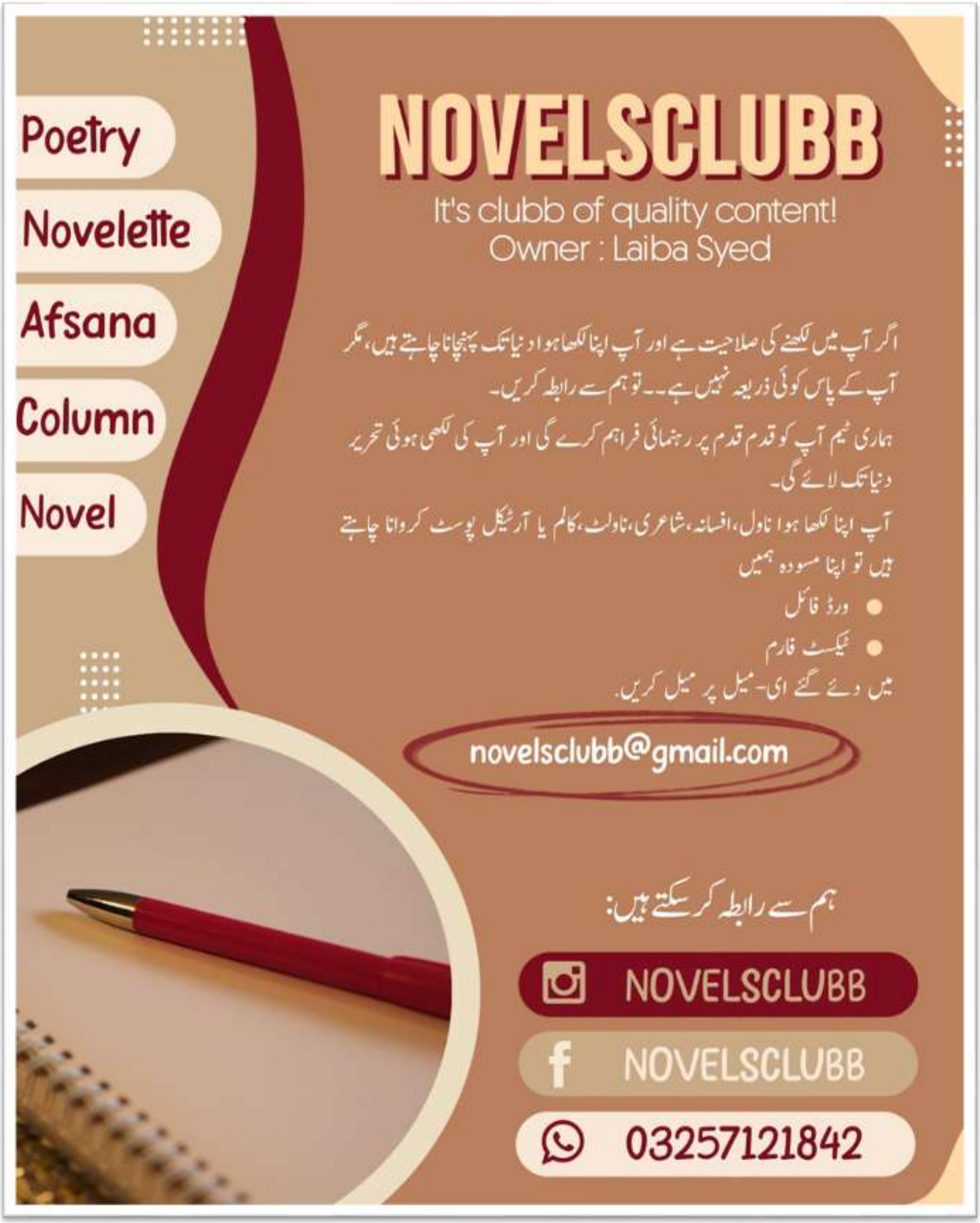

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

طوافِ آرزو

از قلم

خولہ بنتِ عباس

www.novelsclubb.com

پیش لفظ

"طوافِ آرزو" میری پہلی تحریر ہے۔ اس تحریر کو لکھنے کا خیال مجھے اچانک آیا، جسے بہت سے خیالوں کی طرح میں نے جھٹک دیا۔ پھر نہ جانے کب یہ خیال آہستہ آہستہ ایک خواہش اور پھر ایک عزم کی صورت اختیار کر گیا کہ مجھے معلوم ہی نہ ہوا۔ اس کہانی کا پہلا منظر میرے ذہن میں آیا اور پھر میں نے اسے صفحے پر اتارنے کی کوشش کی۔ اس کوشش میں، میں ناکام رہی۔ مجھ سے یہ کہانی نہیں لکھی گئی۔ اب جب میں یہ سطور لکھ رہی ہوں تو مجھے اندازہ ہوا کہ میں کیوں یہ کہانی پہلے نہیں لکھ پائی۔ میں نے جانا کہ ہر کہانی ذہن سے صفحے پر نہیں اتاری نہیں جاتی۔ ان کا دل سے گزرنا، دل میں گھر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اتنا کہ جب کوئی آپ کو اسے دل سے نکالنے کا کہے تو آپ کا انگ انگ بے چین ہو جائے۔ میرے ساتھ بھی یہی ہوا۔

اگر کوئی مجھے اُس وقت یہ کہتا کہ لکھنا چھوڑ دو، تو شائد میں بغیر کسی حیل و حجت کے، مان جاتی۔

اب اگر کوئی مجھ سے کہے کہ لکھنا چھوڑ دو، تو میں کسی قیمت یہ بات قبول نہیں کروں گی۔

اس کہانی کو میں نے آج کے دور میں لوگوں کو درپیش فتنوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے لکھا ہے۔ کیسے یہ فتنے معصوم ذہنوں کو اثرانداز کرتے ہیں اور انہیں ہیرا چھوڑ کر کوئلے کو حاصل

کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ماہبیر ارمغان کی کہانی آج کی ہر لڑکی کی کہانی ہے۔اس کی خواہشات، آج کے دور کی ہر لڑکی کی خواہشات جیسی ہی ہیں۔ان خواہشات کو پانے کیلیے وہ ایک سفر پر نکل کھڑی ہوتی ہے۔وہ ہیرا چھوڑ دیتی ہے اور کوئلے کو پانے کیلیے مشکلات مول لیتی ہے۔

اجلان سکندر میرا پسندیدہ کردار ہے۔اگر میں کہوں کہ ماہبیر میرا دل ہے تو اجلان خون ہے۔یہ کردار مجھے اتنا کیوں پسند ہے؟اس وجہ سے کہ وہ محبت کرتا ہے۔عزت کرتا ہے۔مگر محبت میں اتنا پاگل نہیں ہوتا ہے اپنی اقدار بھول جائے۔وہ اپنے دل پر تو سمجھوتہ کرلیتا ہے مگر اپنی اقدار اور اپنے اصولوں پر سمجھوتہ اُسے گوارہ نہیں۔میرے نزدیک محبت ہر انسان کو ہوتی ہے۔یہ انسان کی فطرت ہے اور اس سے دور نہیں جایا جاسکتا۔مگر بہترین انسان وہ ہے جو محبت کو سر پر نہ چڑھالے۔اُسے سب سے اہم نہ رکھے۔اس کیلیے اہم اس کی عزت،اس کے اصول اور وہ احکام ہونے چاہیے جو اللہ نے دیے۔اگر اس راہ پر اُسے محبت قربان کرنی پڑتی تو اسے کردے۔دل کی حالتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔وہ آپ کے دل کو سکون دے دے گا اور جو آپ نے اس کی راہ میں قربان کیا،اس سے بہتر آپ کو نواز بھی دے گا۔

میں نے کہیں پڑھا تھا کہ "لوگ کہتے ہیں کہ اللہ بہترین عطا کرے گا۔مگر دل کا کیا کریں جسے چاہیے ہی عام ہے۔جو بہترین کی تمنا ہی نہیں کرتا۔"تب میں بھی اس سطر سے بہت متاثر ہوئی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی۔آج جب یہ سطر لکھ رہی ہوں تو ہونٹوں پر مسکراہٹ ہے۔میں کہتی ہوں کہ اللہ جب آپ کو بہترین عطا کرتا ہے تو اس کیلیے جذبات بھی، دل میں پیدا کرتا ہے۔آپ کے دل سے عام چیز کی پسندیدگی نکال کر، خاص سے محبت ڈال دیتا ہے۔فقط ایک شرط ہے۔آپ کا یقین اللہ پر اور اس کے کیے فیصلوں پر ہونا چاہیے۔اللہ کو اپنے بندے کا اس پر یقین کرنا بہت پسند ہے۔پھر جب آپ اس پر بھروسہ کرتے ہیں تو کسی وفادار دوست کی طرح، آپ کے بھروسے کو ٹوٹنے نہیں دیتا۔یقین کرنے والے لوگ خاص ہوتے ہیں۔پھر خاص لوگوں کیلیے تو راستے بھی خاص ہوتے ہیں نہ۔

آخر میں، میں اپنی زندگی کے چند اہم لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔سب سے پہلے میرے بھائی جیسے ماموں کا۔وہ میرے لیے بھائی بھی ہیں اور دوست بھی۔میرے کاؤنسلر بھی ہیں اور پاٹنر بھی۔وہ میری زندگی کے ان لوگوں میں سے ہیں جن کی نہ میں ڈانٹ برداشت کر سکتی ہوں نہ ناراضگی۔وہ میری زندگی کے ان لوگوں میں سے ہیں، جن سے میں کچھ بھی کہنا چاہوں کہہ دیتی ہوں۔یہ سوچے بنا کہ وہ میرے بارے میں سوچیں گیں۔میں نے جب جب انہیں آواز دی، انہوں نے بنا کسی تاخیر کے جواب دیا۔اگر میں ان کے بارے میں لکھنے بیٹھوں تو گھنٹوں لکھتی جاؤں۔وہ پہلے انسان تھے جن سے میں نے ناول لکھنے کی بات کی۔وہ پہلے انسان

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیں جن کو میں نے اپنا پہلا ڈرافٹ بھیجا۔ میں فقط اتنا کہنا چاہوں گی کہ اگر وہ اس وقت میری ہمت نہ بندھاتے تو، آج، اس وقت، شائد آپ یہ ناول نہ پڑھ رہے ہوتے۔ میری زندگی آسان بنانے اور مجھے ہمیشہ سننے کیلیے، بہت بہت شکریہ۔

پھر میری ماما اور میری بہن۔ انہوں نے بھی میری بہت حوصلہ افزائی کی۔ ان کے بارے میں، میں بس اتنا کہنا چاہوں گی کہ ان کی مسکراہٹ میرے مسکرانے کا باعث ہے۔ پھر میری تین بہترین دوستیں۔ زہرہ فاروق، علشبہ شبیر اور افیفہ عمر۔ تم تینوں کا بھی بہت شکریہ۔

آخر میں، میں اللہ سے دُعا گو ہوں کہ آپ اس میں جو کچھ پڑھیں، اس سے اچھا سبق حاصل کریں۔ میرے لکھے ہوئے الفاظ، اگر آپ کی کسی طرح مدد کرتے ہیں تو میرے لیے اس سے زیادہ خوشی اور عزت کی، کوئی بات نہیں۔

خوش رہیں، ہنستے مسکراتے رہیں اور دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ فقط۔

خولہ بنت عباس

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انتساب!

اس کتاب کو میں اپنی زندگی کے تین بہترین لوگوں کے نام کرتی ہوں، جن کے ہونے سے میری دنیا رنگین ہے۔

میرے بابا، جنھوں نے ہمیشہ اپنے عمل سے مجھے احساس دلایا کہ میں کسی شہزادی سے کم نہیں۔

میری ماما، جن کی مسکراہٹ میرے مسکرانے کا باعث ہے۔ جنھوں نے میری بہترین تربیت کی ۔جن کے قدموں میں میری جنت تو ہے ہی مگر انہوں نے میری دنیا کو بھی میرے لیے جنت بنایا۔

www.novelsclubb.com

میرے ماموں، جو میرا سپورٹ سسٹم ہیں۔

باب دوم:

آگہی

تمہیں کیا لگتا ہے؟

جن اپنوں کو تم سالوں سے جانتے ہو

کیا علم تمہیں واقعی ہے؟

مکمل ان کی ذات کا؟ان کے راز کا؟ان کے خاندان کا؟

کیا واقعی؟

یا یہ بھی محض ایک دھوکہ ہے؟

ایک خوش کن خیال،دل بہلانے کا سامان

سو تمہیں میں آج کرتی ہوں ایک نصیحت

اسے پلو سے باندھو یا دل پر کھرچ ڈالو

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پس نہ کرنا اسے بھولنے کی بھول

کہ تم محتاط رہنا

ہر دن، ہر لمحہ، ہر پل

اپنے پاس موجود اپنوں سے

جو دل کے قریب ہوتے ہیں اور ذہن پر سوار رہتے ہیں

کیا پتہ؟

کب وہ تمہارے دل کو روند دیں

نہ چھوڑیں کسی قابل تمہاری ذہانت کو

زخم دے دیں

وہ جو ثابت ہو جائیں جان لیوا

اور نہ گمان کرنا کسی ہتھیار کا

کسی چاقو، گولی، بندوق کا

www.novelsclubb.com

کہ یہ سب کمزور پڑ جاتے ہیں

اس ہتھیار کے آگے

جنہیں تمہارے اپنے تم پر استعمال کریں گیں

کیا تم جانتے ہو، وہ کون سا ہتھیار ہے؟

اتوار کا سورج طلوع ہوا، اپنے عروج پر پہنچا اور پھر ڈھلنے کی تیاری میں لگ گیا۔ لوگوں نے سواریوں میں بیٹھ کر اپنے اپنے گھروں کا رُخ کیا تو ان کی ازواج نے بھی دوڑ لگائی۔ کوئی خود کو سنوارنے میں مصروف ہوئی تو کوئی کھانا نکالنے میں۔ کسی نے بچوں کو باہر کھیلنے بھیجا تو کسی نے بستہ پکڑا کر اکیڈمیوں کا راستہ دکھایا۔ غرض، سب دوپہر کے آرام کے بعد پھر مصروف ہوئیں۔ ایسے میں اگر تم ایک چائے کے ڈھابے میں قدم رکھو تو وہاں پر بیٹھے، چائے کے عاشقوں کے چہروں پر مسکراہٹ دیکھو گے۔ یہ ایک چھوٹی سی دو منزلہ دوکان تھی۔ لکڑی کا دو پلوں والا دروازہ قدیم نقش و نگار لیے ہوئے تھا۔ دروازہ اتنا چوڑا تھا کہ بیک وقت چار لوگ داخل ہو سکیں۔ اندر آو تو ایک طرف، دبلی پتلی جسامت کا مالک، شخص چائے بنانے میں مصروف تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پسینے میں شرابور تھا مگر چہرے پر ایک اطمینان تھا۔ سیدھے ہاتھ سے چائے میں ڈونگا چلاتا اور الٹے ہاتھ سے کندھے پر موجود صافے سے پسینہ صاف کرتا۔ جب ڈونگے میں سے نکلتی چائے کی دھار پتیلی میں گرتی تو اس کے چہرے سے مسکراہٹ کھلتی، ایسی مسکراہٹ جو اپنا پسندیدہ کام کرتے ہر انسان کے چہرے پر آتی ہے۔ اس کے ساتھ کاونٹر پر ایک ٹرے پڑا تھا جس میں دو چھوٹے چھوٹے مٹی کے گلاس اپنے اندر سنہری و بھورا مائل مشروب بھرے جانے کے انتظار میں تھے۔

اس کے کاونٹر کے سامنے نظر ڈالو تو پیڑے اور موڑے ترتیب سے رکھے گئے تھے جن کے درمیان چھوٹی چکور ٹیبلیں تھیں۔ (پیڑے اور موڑے دونوں چھوٹے سٹول نما چیزیں ہیں جو چکور اور گولائی کی صورت ہوتی ہیں اور بیٹھنے کیلیے استعمال ہوتی ہیں۔ یہ رنگوں سے بھرے ہوتے ہیں اور زیادہ تر پنجاب اور اس کے دیہی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔) دیواریں سُرخ اینٹوں کی بنی محسوس ہوتی تھیں جو یقینی طور پر وال پیپر کا کمال تھا۔ ان دیواروں کے اندر مخصوص طاق (چکور نما خانے) بنے ہوئے تھے جن میں مٹی کے چھوٹے گلاس، چھوٹی کٹوریاں، چنگیریں پڑی ہوئی تھیں۔ دیوار پر سندھی اور پنجابی طرز کے لباس پہنے مرد، عورتیں اور بچوں کی تصویریں چسپاں تھیں۔ سندھی اور پنجابی ثقافت کا نہایت خوبصورت امتزاج تھا وہ ڈھابہ۔ لوگ

www.novelsclubb.com

پیڑوں اور موڑوں پر بیٹھے ایک دوسرے سے گفتگو کرنے اور چائے سے لطف اندوز ہونے میں مصروف تھے۔

اچانک چائے والے نے مٹی کے چھوٹے گلاس میں چائے ڈالتے ہوئے کسی کو آواز لگائی۔

"وے شیدے! کتھے رہ گیا توں؟ اے چاہ اوتے صاب نوں دے کے آ۔ (اوئے رشید، کدھر رہ گیا ہے توں؟ یہ چائے اوپر صاحب کو دے کر آو۔" پنجابی لہجے میں بولتا وہ آدمی اپنے ملازم کو آواز دینے لگا۔ ایک پچیس سال کا نوجوان، آسمانی رنگ کی شلوار قمیض پہنے آگے آیا اور پاس کھڑا ہو کر اپنے استاد کو چائے ڈالتے دیکھنے لگا۔

"استاد جی، ایک گل تا دسو۔ اوتے آلی تھاں تا زنان الاں واسطے آ۔ کلے صاب کی کر دے پئے نے اوتے؟" (استاد جی، ایک بات تو بتائیں۔ اوپر والی جگہ تو بیوی والوں کیلیے ہے۔ صاحب اکیلے اوپر کیا کر رہے ہیں؟) رشید نے سوال پوچھا۔

"بی بی جی آ رہے نے تھوڑی جی دیر اچ۔ اونا لئے اوتے ٹھیرایا ئے صاب نوں۔ تے توں اوتے جا کے صاب نال گپے نہ ہانکن لگ جایو۔ تھلے آیو چھیتی نال۔ بڑا کم آے اج تاں۔" (بی بی جی تھوڑی دیر میں آ رہی ہیں۔ ان کیلیے صاحب کو اوپر ٹھہرایا ہے اور تم اوپر جا کر صاحب سے باتیں نہ کرنے لگ جانا۔ سیدھا نیچے آنا۔ آج بہت کام ہے۔) استاد نے ٹرے میں چائے اور بسکٹ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ترتیب سے رکھتے ہوئے کہا۔ان کی بات سے ہی اندازہ لگالو کہ نہ بی بی جی نئے تھے ان کیلیے نہ ان صاحب سے وہ ناواقف تھے۔

رشید نے ٹرے پکڑی اور بائیں جانب تھوڑا آگے جاکر موجود سڑھیاں چڑھنے لگا۔تم بھی اس کے پیچھے سیڑھیاں چلو تو دیکھو گے کہ جو طاق نیچے بنے ہوئے تھے وہی سیڑھیوں کی دیوار پر بھی موجود ہیں۔اس کے اندر موجود چیزوں پر پڑتی زرد روشنی ان کی خوبصورتی میں اضافے کا باعث تھی۔

اوپر آو تو نیچے سے ذرا مختلف منظر دیکھو گے۔اوپری منزل کی چاردیواری آدھی چڑھائی گئی تھی۔ چار کونوں پر نصب ستونوں پر ایک عارضی سی چھت تھی۔اس طرح تم اگر ان مختصر دیواروں کے پاس بیٹھو تو باہر کا سارا منظر دیکھ سکو گے۔(رُوف ٹاپ ریسٹورنٹ کی طرح)۔یہاں بھی ایک چکور ٹیبل کی دونوں جانب دو دو پیڑے اور موڑے رکھے گئے تھے۔البتہ چھت سے رسیاں لٹک رہی تھیں جن کے سرے سے جالی دار گیند کی طرح کے لیمپ لٹک رہے تھے جو کہ رات کے واقت روشنی فراہم کرنے کیلیے تھے۔

رشید نے سیڑھیاں اور چڑھی اور سیدھ میں چل کر دیوار کے ساتھ پیڑے پر بیٹھے صاحب کے آگے چائے رکھ دی۔اور پھر وہی کھڑا ہو کر ان صاحب کا جائزہ لینے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سانولی رنگت کا وہ نوجوان سرمئی رنگ کی ڈھیلی ٹی شرٹ اور سیاہ رنگ کا ٹراوزر پہنے نہایت رف حلیے میں تھا۔ پیروں میں بھی عام سی چپل تھی اور ہاتھ میں فون لیے وہ کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا۔ چہرے پر داڑھی نہ زیادہ گھنی تھی نہ ہلکی۔ جیسے ہی فون رکھا تو سامنے رکھی چائے کا ایک گھونٹ لیتے ہوئے، پاس کھڑے رشید سے پوچھا۔

"کیا بات ہے رشید؟ کوئی کام تھا۔" آواز گمبھیر تھی۔ اس میں آجکل کے نوجوانوں کی طرح نہ تو شوخ پن تھا اور نہ لہجہ رشید کو تزلیل محسوس کراتا تھا۔ دکھنے میں زیادہ خوبصورت نہیں تھا مگر بولتا خوبصورت تھا۔

"و، وہ صاحب، میں نے پوچھنا تھا کہ آپ کب سے انتظار کر رہے ہیں۔ بی بی جی کو کال کر کے پوچھ لیں۔ وہ بھول تو نہیں گئیں۔" رشید کو کوئی اور بات نہ سوجھی تو اس نے سر کھجاتے، اپنے تئیں ایک اچھا مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"وہ نہیں بھولتی، رشید۔ وقت پر آئے گی۔ میں ہی جلدی آگیا تھا۔" مسکرا کر کہا گیا اور چائے پی گئی۔

"تم اب اچھی اُردو بول لیتے ہو۔" تعریف کی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"صاحب میں تو اچھی پنجابی بھی بولنا سیکھ گیا ہوں۔استاد پنجاب سے آیا ہے نہ یہاں۔دس سال ہو گئے اس کو یہاں آئے ہوئے مگر نہ سندھی سیکھ سکا نہ اُردو بول سکا۔میں نے جب سے پنجابی بولنا شروع کیا ہے،استاد مجھ سے بڑا خوش ہے۔اس لیے باقی ملازموں سے تھوڑا کم ڈانٹتا ہے۔" رشید نے سینہ پھیلائے، فخر اور خوشی سے بتایا۔سامنے والا دلچسپی سے سنتا رہا۔یہ بتانا مشکل تھا کہ یہ دلچسپی مصنوعی تھی یا واقعی وہ غور سے سنتا رہا اور کوئی تبصرہ کیے بنا چائے پینے لگا۔

"اچھا صاحب، میں چلتا ہوں۔استاد نیچے انتظار کر رہا ہے۔" تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد رشید نے کہا اور چلا گیا۔

آدمی ایک کپ ختم کر چکا تھا جب کوئی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آیا۔کسی احساس کے تحت اس نے گردن موڑی تو سفید رنگ کے جوڑے میں ملبوس، بالوں کو ڈھیلے جوڑے میں مقید کیے، ماہبیر آتی ہوئی دکھائی دی۔وہ زرا سا مسکرایا اور اٹھ کر اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ہاتھ ٹراوزر کی جیب میں مقید تھے۔دونوں آمنے سامنے کھڑے ہوئے۔سورج کی ایک کرن ماہبیر کے چہرے پر پڑتی،اس کی سیاہ آنکھوں کا الگ ہی منظر پیش کر رہی تھیں۔وہ مبہوت سا ان آنکھوں کو دیکھے گیا۔کتنے عرصے بعد اس نے یہ آنکھیں دیکھیں تھیں؟اس نے یاد کرنے کی کوشش کی۔کچھ پل بعد، سامنے کھڑے آدمی کے لب ہلے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں کل سے سوچ رہا ہوں کہ جب تم سامنے آو گی تو تم سے کیا کہوں گا؟ ایک لمبی فہرست ہے شکووں اور شکایات کی۔ پانچ سال ایک لمبا عرصہ ہوتا ہے شکایات کے جمع ہونے کیلیے۔ ہے نہ ؟" اس کی رائے مانگی گئی۔ رائے دینے کی بجائے، سامنے کھڑی محترمہ نے مزے سے کندھے اچکا دیے۔ وہ آدمی اس کی اس ادا پر بھی مسکرا اٹھا اور اپنا سلسلہ کلام وہی سے جوڑتے ہوئے بولا۔

" مگر اب جب تم میرے سامنے ہو تو وہی جملہ کہنے کو دل چاہتا جو تم سے تب کہا تھا جب تم نے پہلی دفعہ میرے گھر کی دہلیز پر قدم رکھا تھا۔" مسکرا کر کہی گئی بات، ماہبیر کو ماضی کی بھول بھلیوں میں بھٹکنے کی دعوت دے رہی تھی۔ مگر بدقت خود کو حال میں رکھا۔ ماضی کی بھول بھلیے میں بھٹکنے کیلیے ابھی بہت وقت تھا۔

"میرے آشیانے میں خوش آمدید، ڈرامہ کوئین۔" ذرا سا جھک کر آہستہ آواز میں کہا گیا۔ مسکراہٹ ہنوز ویسی تھی۔ سادہ مگر پُر خلوص۔

"بہت شکریہ، سکندرِ اعظم۔" اس کا یہ جملہ پہلے کی طرح اب بھی اسے الجھا گیا مگر کچھ بھی ظاہر کیے بنا، ماہبیر نے مسکرا کر جواب دیا۔ اجلان سر جھکا کر ہنس دیا، جیسے اسے ماہبیر سے اسی جواب کی امید تھی۔ پھر سر اٹھایا اور بازو بڑھا کر، اسے آگے چلنے کی دعوت دی۔ ماہبیر بے نیازی سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آگے بڑھی اور اجلان اس کے پیچھے چل دیا۔ دونوں اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے تو ٹیبل پر موجود چائے کے دو کپ دیکھ کر ماہبیر نے استفہامیہ انداز میں ابرو اچکائے۔

"کیا مجھ سے پہلے بھی کسی سے ملے تھے؟" ماہبیر نے سوال کیا۔

"ہاں۔ خود سے ملا تھا۔ سوچا چائے ہی پی لوں اپنے ساتھ۔ پھر زندگی کے جھنجھٹ اور مصروفیات میں کہاں وقت ملتا ہے۔" اجلان نے ہنوز مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیسا لگا پھر خود سے مل کر؟" ماہبیر نے ٹھوڑی تلے ہاتھ رکھ کر، مسکرا کر پوچھا۔ وہ آج تک فیصلہ نہ کر پائی کہ اُسے اجلان کی باتیں پسند تھیں یا بولنے کا انداز پسند تھا۔ بس اتنا جانتی تھی کے پانچ سال پہلے بھی وہ اس کی باتیں سن سکتی تھی اور پانچ سال بعد بھی اسی طرح سن سکتی تھی۔

"اچھا لگا۔ بہت سی یادیں تازہ کیں، بہت سی الجھنیں سلجھائیں اور بہت سے وعدے دوبارہ کیے۔" اجلان نے جواب دیا۔ وہ آج تک نہ جان سکا کہ ماہبیر واقعی اس کی بات اتنی دلچسپی سے سنتی تھی یا محض دل رکھنے کیلیے دکھاوا کرتی تھی۔ آخر تھی تو ڈرامہ کوئین ہی نہ۔ "بہت سے لوگوں کی اہمیت کا اندازہ ہوا اور بہت سے غیر ضروری لوگوں کو زندگی سے نکالنے کا فیصلہ کیا۔" مسکرا کر بات کا اختتام کیا گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں کن لوگوں میں ہوں؟ اہم ہوں یا غیر ضروری؟" ماہیر نے مسکراتے ہوئے، دلچسپی سے پوچھا۔ اجلان نے ایک پل کو اُسے دیکھا، پھر سرعت سے نظریں پھیرتے ہوئے، آہستہ آواز میں بولا۔

"تم تو لوگوں میں آتیں ہی نہیں۔" ماہیر نے پتہ نہیں سنا تھا کہ نہیں۔ وہ سامنے رکھے چائے کے گلاس میں سے ایک کو اٹھا کر پینے لگی۔ آہ! یہ چائے اس کی پسندیدہ تھی۔ میٹھا بھی مناسب تھا اور الائچی کی خوشبو بھی طبیعت تازہ کر دیتی تھی۔ اس نے نظر دوڑا کر دیکھا۔ وہی پنجابی اور سندھی ثقافت کا امتزاج تھا۔ سجاوٹ بھی ویسی تھی۔ ہاں دیواروں پر کچھ چیزوں کا اضافہ کیا گیا تھا۔ یہ جگہ بھی اُسے پسند تھی۔ وہ بابا کے ساتھ اکثر یہاں آ کر چائے پیتی تھی۔ یہ وہ وقت تھا جب وہ دونوں باپ بیٹی، مل بیٹھ کر باتیں کرتے تھے اور کسی کو ان کے درمیان آنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد اجلان بولا۔

"تم نے مجھ سے کسی سلسلے میں بات کرنی تھی؟" اس نے گلا کھنکھار کر پوچھا۔

ماہیر نے چونک کر اُسے دیکھا اور یاد آنے پر ایک گہری سانس بھری جیسے خود کو تیار کر رہی ہو۔ آنکھوں میں ملال کے ساتھ کچھ اور بھی در آیا۔ اس نے اپنے بیگ سے کچھ رپورٹز نکالیں اور اس کے سامنے رکھیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ بابا کی پوسٹ مارٹم رپورٹز ہیں۔" گو کہ اسے کل کشف کی کال کے بعد ہر چیز کا پتہ تھا مگر پھر بھی کچھ بھی محسوس کرائے بنا اس نے رپورٹز پڑھتے ہوئے، ماہبیر کو سننا شروع کیا۔ وہ اسے ٹوکتا نہیں تھا۔ اس کی بات ہمیشہ تحمل سے سنتا تھا۔ اب کے فضا میں واضع تبدیلی آئی تھی۔ کچھ دیر پہلے والے فسوں کی جگہ اب سنجیدگی نے لے لی تھی۔

"اس کے مطابق، بابا کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے anti-depressants بہت زیادہ تعداد میں کھا لیے تھے۔ مگر اجلان، بابا انہیں استعمال نہیں کرتے تھے۔ اب یا تو رپورٹز کسی نے بدلوائی ہیں یا کسی نے جان بوجھ بابا کو یہ کھلائی ہیں۔ اتنی کہ انہیں ہارٹ اٹیک ہو گیا۔" ماہبیر نے آنکھوں میں سنجیدگی لیے، سپاٹ انداز میں بات ختم کی۔ مسکراہٹ کا شائبہ تک نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

اجلان کچھ دیر رپورٹز دیکھتا رہا۔ پھر خاموشی برقرار رکھے، اس نے رپورٹز ٹیبل پر رکھیں۔ ماہبیر کچھ دیر اسے دیکھتی رہی، پھر ہمت کر کے لب وا کیے۔ اعتبار کے ٹوٹنے کا ڈر تھا، مگر اس ڈر کا سامنا ضروری تھا۔

"اماں اس سب کے بارے میں جانتیں تھیں۔ کیا تم جانتے تھے، اجلان؟" یہ وہ سوال تھا جو اسے کچھ دنوں سے بے چین کیے ہوئے تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خالہ نے تمہیں بتایا؟" اجلان نے چونک کر پوچھا۔

"کچھ سوالوں کے جواب ضروری نہیں ہوتے، اجلان۔ ان کیلیے رویے اور ردِ عمل کافی ہوتے ہیں۔ کل جب میں نے اس سب کے بارے میں ان سے پوچھا تو ان کے رویے نے مجھے بتا دیا۔" ماہبیر نے سپاٹ لہجے اور ساکن آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اسے جواب دیا۔

اجلان کچھ دیر ان آنکھوں میں دیکھتا رہا۔ کیا وہ اس سیاہ آنکھوں والی لڑکی سے جھوٹ بول سکتا تھا؟ اس نے خود سے سوال کیا۔ نہیں۔ ایک جواب آیا۔ مگر کیا ہوا گر اس ایک جھوٹ میں اس کے دل کا سکون ہو؟ پھر سے سوال کیا گیا۔ مگر کیا کبھی جھوٹ میں بھی سکون ملا ہے؟ وہ سیاہ آنکھوں والی لڑکی منتظر نظروں سے اسے دیکھے گئی۔

"میں جانتا تھا۔" اس نے نظریں ٹیبل پر رکھیں رپورٹز پر جمائے، جواب دیا۔ البتہ گردن اٹھی تھی۔ "خالہ کو بھی میں نے ہی بتایا تھا۔ انہیں بتانا ضروری تھا، تاکہ اگر کوئی غیر معمولی حرکت انہیں محسوس ہو تو وہ تیار رہیں۔" اجلان بولا۔ ایک دم سے چھناکے کے ساتھ کوئی چیز ٹوٹی اور دل کو زخمی کر گئی۔ ماہبیر کی آنکھوں کے کنارے جلنے لگے۔ اسے تکلیف ہوئی۔ اس نے اپنی مٹھیاں زور سے بھینچ لیں۔ غصے اور درد کی ایک لہر تھی جو محسوس ہوئی تھی۔ اجلان نے نظریں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اٹھائیں تو ان سیاہ آنکھوں میں اعتبار کے ٹوٹنے کی کرچیاں نظر آئیں۔ اسے بُرا لگا۔ اسے افسوس ہوا۔ مگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

"مجھے کیوں نہیں بتایا؟ وہ میرے بابا تھے۔ مجھے جاننے کا حق تھا۔" ماہبیر نے بدقت اپنی کانپتی آواز کو متوازن رکھتے ہوئے کہا۔

"ماہبیر، کیا ایسے وقت میں جب تم لوگ بے سہارا تھے، غم سے نڈھال تھے، یہ سچ بتانا ضروری تھا؟ میرے خیال سے نہیں۔ تم نے اپنے بابا کو کھویا تھا۔ اپنی ازلی جزباتی طبیعت کی وجہ سے اس وقت تم کوئی انتہائی قدم اٹھا سکتیں تھیں۔ تمہاری اور کشف کی حفاظت ہر چیز سے اہم تھی، خالہ کیلیے بھی اور میرے لیے بھی۔" اجلان نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"مجھے تم سے یہ اُمید نہیں تھیں، اجلان۔ تم نے مجھ سے چھپا کر اچھا نہیں کیا۔" ماہبیر نے شکایتی لہجے میں کہا۔

"میں نہیں جانتا کہ میں نے اچھا کیا یا بُرا۔ میں اتنا جانتا ہوں کہ جو میں نے کیا تھا وہ ٹھیک تھا۔ تمہیں کیا لگتا ہے ماہبیر؟ کیا میں نے نہیں سوچا ہو گا کہ جب تمہیں اس بات کا پتہ چلے گا کہ خالو کا مرڈر ہم نے تم سے چھپایا ہے تو تمہارا کیا ردِ عمل ہو گا؟ میں نے سب سوچا تھا، ماہبیر۔ مگر مجھے تمہاری حفاظت تمہاری ناراضگی سے زیادہ عزیز تھی۔ مجھے واپس میرپور چلے جانا تھا۔ میری

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کراچی ٹرانسفر میں ابھی وقت تھا۔ پیچھے سے تم اکیلی تھا نے کچہریوں کے چکر لگاتیں۔ طرح طرح کے لوگوں سے ملتیں۔ تم تینوں کی جان کو بھی خطرہ ہوتا۔ مجھے ہر نہج پر سوچنا تھا۔" سنجیدگی ہنوز برقرار رکھے، وہ اسے صفائی دیتا رہا۔ "تب حالات بہت ناساز گار تھے۔ ایسی بات کو چھپا دینا ہی سب کے حق میں بہتر تھا۔"

ماہبیر نے اس کی باتوں پر سر جھٹکا اور گردن موڑ کر آس پاس نظر دوڑانے لگی۔ آنکھوں کے کنارے ہنوز جل رہے تھے۔ وہ جانتی تھی کہ اجلان جو کچھ بول رہا ہے، ٹھیک کہہ رہا ہے۔ مگر اس وقت وہ کچھ بھی نہیں سمجھنا چاہ رہی تھی۔ وہ بس اس سے لڑنا چاہتی تھی، ناراض ہونا چاہتی تھی۔ اس نے گردن موڑی تو سامنے بیٹھا شخص اُسے دیکھے گیا۔ وہ ماتھے پہ بل ڈالے، بھنویں آپس میں ملائے، گیلی آنکھوں میں غصہ اور ناراضی بھرے، لبوں کو دانتوں سے دباتے، اسے دیکھے گئی۔

"تم نے میرا اعتبار توڑ کر اچھا نہیں کیا، اجلان۔ دوست اعتبار نہیں توڑا کرتے۔ تم نے توڑ دیا۔" اس نے بدقت اپنی آواز آہستہ رکھتے ہوئے کہا۔ چہرے پر غصے اور غم کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس شخص کے سامنے تو تاثرات بھی نہیں چھپائے جاتے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اگر تم مجھ سے معافی چاہتی ہو تو، آئے ایم سوری مگر مجھے اس سب پر کوئی افسوس نہیں ہے۔ تمہاری حفاظت، تمہاری ناراضگی سے زیادہ اہم ہے میرے لیے۔" اجلان نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے، اپنی آخری بات پر زور دیا۔

"مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی، اجلان۔ خبردار جو میرے سامنے بھی آئے۔ اپنی حالت کے ذمہ دار تم خود ہوگے" ماہبیر نے غصے سے کہا، کھڑی ہو کر ٹیبل سے اپنا پرس اٹھایا اور مڑ کر چلی گئی۔ اجلان خاموشی سے اُسے جاتا دیکھے گیا۔ نہ کچھ کہا اور نہ روکنے کی کوشش کی۔ شائد، اس کا ارادہ بھی نہیں تھا اسے روکنے کا۔ ماہبیر کو سیڑھیاں اترتے دیکھ کر سامنے سے آتے رشید نے حیرانی سے اسے پوچھا۔

"بی بی جی، آپ چائے پیے بغیر جارہی ہیں؟"

"اس آدمی کو پلا دینا چائے۔" ہنوز ماتھے پر بل سجائے، غصے سے بول کر چلی گئی۔ رشید نے گردن موڑ کر بی بی جی کو دیکھا پھر ٹرے اٹھا کر اوپر آیا اور صاحب کے آگے رکھ دی، جواب دیوار کے پاس کھڑا، ماہبیر کو ڈھابے سے باہر نکلتے اور گاڑی میں بیٹھتے دیکھ رہا تھا۔ جیسے ہی ماہبیر کی گاڑی نظروں سے اوجھل ہوئی، اس نے گہری سانس لی اور واپس بیٹھ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"صاحب، بی بی جی کو کیا ہوا؟ وہ غصہ تو نہیں کرتی تھیں۔" رشید نے حیرانی سے پوچھا۔ اجلان اس کی بات پر مسکرا اٹھا۔

"مجھ پر تو ہمیشہ غصہ ہی کیا ہے تمہاری بی بی جی نے۔" اجلان نے مسکرا کر چائے پکڑتے ہوئے کہا۔ وہ یوں ہوا جیسے کچھ ہوا ہی نہ تھا۔

"نہ جی، صاحب۔ بی بی جی مجھ سے بھی اتنے پیار سے بات کرتی تھیں۔ اپنے بابا کی وفات کے بعد سے یہاں نہیں آئیں تھیں مگر مجھے سب یاد ہے۔ وہ ہر وقت مسکراتی رہتی تھیں۔" رشید کے کہنے کا انداز ایسا تھا جیسے تم کون میاں؟ ہم سے پوچھو جو جاننا ہے۔

"ہمم، پہلے سچ میں مسکراتی تھی۔" اجلان نے باہر دیکھتے ہوئے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا۔ رشید اس کی بات سن کر نا سمجھی کے عالم میں کندھے اچکا گیا اور چل دیا۔

رہا اجلان، تو وہ جیسے اس سب کیلیے تیار تھا۔ تکلیف تو ہوئی تھی مگر اس نے زیادہ روگ نہ لیا اور آگے کا لائحہ عمل طے کرنے لگا۔

چائے پیتے ہوئے اس کی آنکھیں سوچوں سے پُر تھیں، مگر چائے بھی ضروری تھی۔ ہنہ! چائے کا دیوانہ نہ ہو تو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اجلان سے ملنے کے بعد ماہبیر جب گھر پہنچی تو مغرب کی اذانیں ہو رہی تھیں۔لاونج میں قدم رکھا تو ایک زیرو پاور کا بلب جل رہا تھا۔اس نے کوئی بھی بتی جلائے بغیر اپنا پرس اور گاڑی کی چابیاں صوفے پر پھینکیں اور لاونج کے چکر کاٹنے لگی۔غصہ اتنا کہ ہر چیز تہس نہس کرنے کو جی چاہا۔غصے کی زیادتی سے آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔وہ ایک دم رُکی، آنکھیں بند کیں اور گہرا سانس لیتے ہوئے اس نے خود کو پُر سکون کرنے کی کوشش کی۔اگلی چیز جو اُسے پتہ تھی وہ یہ کہ نیچے بیٹھے، صوفے سے پشت ٹکائے وہ رونے لگی۔سر گھٹنوں پر ٹکائے وہ ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔اُسے لگا کہ کل کے بعد وہ نہیں روئے گی مگر آج پھر وہ اپنا عہد توڑے بیٹھی تھی۔

اس وقت اُسے بہت کچھ یاد آیا۔اماں، بابا، کشف، اجلان، پُرانی زندگی، پُرانی باتیں، پُرانے کھیل، جاندار قہقہے۔کیا نہ تھا جو اُسے یاد نہ آیا تھا۔اُسے اس وقت کچھ سمجھ نہ آیا۔غصہ کس بات پر تھا اور رونا کسی اور بات پر آ رہا تھا۔اُسے بس یہی سمجھ میں آئی کہ اس نے اپنی زندگی کے اہم لوگ اپنی غلطیوں کی وجہ سے کھو دیے ہیں۔بابا چھوڑ کر چلے گئے۔اجلان کو جانا پڑا۔اماں اور کشف کو اس نے خود چھوڑ دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"انہیں چھوڑ کر میں نے کیا پایا؟" ایک سوال تھا جو پچھلے پانچ سالوں سے اس کے ذہن میں گونجتا تھا۔ وہ جب بھی اکیلی ہوتی، اس کے آس پاس موجود ہر چیز اس سے یہ سوال کرتی۔ ہر دفعہ وہ اس سوال کو نظر انداز کر دیتی تھی۔ آج نہ کر پائی۔

واقعی، کیا پایا تھا اس نے؟ چند پیسے، ایک گھر، ایک گاڑی، سستی شہرت، روز کی ذلت۔ یہ سب کچھ تھا جو اس نے پایا تھا۔ اس نے سر اٹھا کر ایک نظر اپنے ارد گرد دیکھا۔ عام لوگ دیکھتے تو انہیں ایک نہایت خوبصورت گھر نظر آتا۔ وہ اسے خوش قسمت گردانتے۔ ماہبیر نے دیکھا تو اُسے بے جان، بے حس کھوکھلی دیواریں نظر آئیں۔ اتنی کھوکھلی کہ ہاتھ بڑھا کر دلاسہ دینے کی سکت بھی نہ تھی ان میں۔ اس نے خود کو بد قسمت گردانا۔

اس وقت وہ نہ سمندر جانا چاہتی تھی نہ کسی سے بات کرنا چاہتی تھی۔ اس وقت وہ صرف کسی کی گود میں سر رکھ کر ڈھیر سارا رونا چاہتی تھی۔ صرف ایک شخص کے آگے وہ اپنے آنسو بہانا چاہتی تھی، اپنی کمزوری اور بے سکونی کو کھول کر بیان کرنا چاہتی تھی۔

اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے آنسو صاف کیے اور گاڑی کی چابیاں اٹھا کر باہر چل دی۔ گاڑی جس گھر کے سامنے رُکی، اس کے باہر تختی پر جنید منزل لکھا تھا۔ اس نے گاڑی کی چابی کے ساتھ لگی دو چابیوں میں سے ایک کے ساتھ دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔ لاونج میں آئی تو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بتی جل رہی تھی مگر کوئی نہیں تھا۔ وہ سیدھا اوپر آئی اور اماں کے کمرے کا دروازہ کھولا تو وہ جائے نماز پر بیٹھیں، دُعا مانگتیں نظر آئیں۔ ماہیر چپ چاپ ان کے پاس جا کر لیٹ گئی اور اپنا سر ان کی گود میں رکھ دیا۔ اماں نے حیران ہو کر دیکھا تو ماہیر آنکھیں بند کر کے لیٹی تھی۔ وہ کچھ نہ بولیں اور یوں ہی دُعا مانگنا جاری رکھا۔ مائیں چاہے جتنا بھی ناراض ہوں، اولاد کے آنسو، اس کی بے سکونی، انہیں سب کچھ بھلا دیتی ہے یا بھولنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

"میرے لیے بھی دُعا کیجیے گا، اماں۔" اس نے بھیگے لہجے میں کہا۔ اماں نے دُعا مانگ کر ہاتھ چہرے پر پھیرے۔ پھر ماہیر کے بالوں سے کیچر نکال کر اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگیں۔

"میں تو روز کرتی ہوں، بیٹا۔" انہوں نے سنجیدہ مگر نرم لہجے میں کہا۔ ماہیر کچھ دیر ان کی گود میں بے آواز آنسو بہاتی رہی۔ اماں نے اُسے چپ کرانے کی کوشش نہ کی۔ کچھ دیر بعد ماہیر بولی۔

"اماں، کیا میں بُری ہوں؟ مجھے سکون کیوں نہیں ملتا؟" اس نے روتے ہوئے پوچھا۔ اس کا دل دُکھا تھا۔ اُسے بُرا لگا تھا۔ اماں اور اجلان دونوں ہی نے سچ چھپایا۔ وہ مجبوری بھی سمجھتی تھی اس لیے کوئی شکایت نہ کی مگر اس دل کا کیا کرتی جو سمجھنے کو تیار نہیں تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم بُری نہیں ہو ماہبیر۔ تم بس غلط راستے پر چل رہی ہو۔ غلط راستے پر چلنے والوں کو جب تک صحیح راہ نہیں ملتی، وہ بے سکون رہتے ہیں۔" اماں نے نرم لہجے میں کہا۔

"اماں، میں تو صحیح راہ پر تھی۔ پھر کیسے بھٹک گئی؟ کب بھٹک گئی کہ مجھے پتہ ہی نہ چلا؟"

"ہم اس دنیا میں ایک مسافر ہیں، ماہبیر۔ یہ دنیا ہمارا سفر ہے۔ سفر کے دوران بہت سے لوگ بھٹک جاتے ہیں۔ کچھ وہ ہوتے ہیں جنھوں نے نقشہ الٹا پکڑا ہوتا ہے۔ وہ غلط راستے کو صحیح جان کر، اسی پر بھٹکتے رہتے ہیں اور کچھ وہ ہوتے ہیں، جنھوں نے نقشہ کھولنے کی زحمت ہی نہیں کی ہوتی۔ جنھوں نے اپنے پاس نقشہ رکھا ہی نہیں ہوتا۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا کوئی مقصد نہیں ہوتا۔ یہ لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی، بے مقصد گھر سے نکلتے ہیں، ساری زندگی بے مقصد سفر کرتے ہیں اور پھر آخر میں بے مقصد مر جاتے ہیں۔ اس طرح کے لوگ اپنی زندگی کے فیصلے لیتے ہوئے بھی لوگوں کی طرف دیکھتے ہیں۔

ایک مسلمان کی زندگی کبھی بھی مقصد سے خالی نہیں ہوتی، ماہبیر۔ اس کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے۔ جو بھی اس دنیا میں آیا ہے، ایک مقصد کے تحت آیا ہے۔ کسی کو بھی مغیر مقصد اس دنیا میں اللہ نے نہیں بھیجا۔ جس کو جس مقصد سے بھیجا ہے، اس میں اس کو پورا کرنے کیلیے قابلیت اور صلاحیت بھی رکھی ہے۔ بس، تم نے اپنی صلاحیت کے مطابق کام کرنا ہے۔ تم نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جاننا ہے کہ تمہارے ہاتھ میں نقشہ ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو وہ الٹا کیوں پکڑ رکھا ہے؟" اماں نے ہنوز اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے کہا۔

"اور ایک مسلمان کا نقشہ کیا ہوتا ہے، اماں؟"

"ایک مسلمان کیلیے قرآن اور سنت اس کا نقشہ ہے۔ تم اس نقشے کے مطابق چلو گی تو منزل تک پہنچ جاو گی۔ مگر اس نقشے کو پانا جتنا آسان ہے اس کو کھو دینا اس سے بھی سہل ہوتا ہے۔ اس لیے اس کی حفاظت بھی ضروری ہوتی ہے۔ اس دنیا میں ہر مسلمان کے پاس یہ نقشہ ہوتا ہے۔ فقط کچھ لوگ اسے کھولنے کی زحمت نہیں کرتے اور سال ہا سال اس پر گرد پڑی رہتی ہے۔ کچھ اس کو کھولتے تو ہیں مگر اپنی مرضی کی چیزیں لے لیتے ہیں اور باقی کے احکامات کو چھوڑ دیتے ہیں۔ دونوں ہی ایک بیش قیمت چیز کو پانے کے بعد کھو دیتے ہیں۔"

"مگر اماں، مجھے لگتا ہے کہ اب یہ چیزیں مجھ پر اثر نہیں کرتیں۔ قرآن میں نہیں سن سکتی۔ یہ میرے دل پر نہیں اترتا۔ میں اس کی باتوں سے ریلیٹ نہیں کر پاتی۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ میرے لیے نہیں ہے۔ میرے لیے بھلا کیا ہو گا اس میں؟ یہ کتاب تو بہت نیک لوگوں کیلیے ہوتی ہے جیسے آپ، کشف، امل، اجلان۔" ماہبیر نے بھیگے لہجے میں کہا۔ یہ بات کہ قرآن دل پر اثر نہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کرتا، اس سے سنا نہیں جاتا، ایک نئے احساسِ جُرم میں مبتلا کر دیتا تھا اسے۔ یہ سوچ کر ہی اس کا دل کانپ جاتا تھا۔ کیا وہ اس قابل بھی نہ تھی کہ قرآن سن سکے؟

"یہ کتاب ہر ایک کیلیے ہے، ماہبیر۔ یہ کتاب ہدایت کا راستہ ہے۔ پھر راستہ تو ہر ایک کیلیے ہوتا ہے۔ یہ مسافر کی مرضی ہوتی ہے کہ اس نے کس راستے پر چلنا ہے۔" اماں نے اُداسی سے مسکرا کر کہا۔

باہر چاند کی روشنی اپنی حدود میں آنے والی ہر چیز، ہر انسان کو سفید چاندنی میں نہلا رہی تھی۔ کھڑکی سے آتی یہ روشنی جب ماہبیر کے چہرے پر پڑتی تو اس کے حسن بڑھا دیتی۔ چاند کی روشنی میں وہ کسی مصور کا شاہکار لگ رہی تھی۔

"مگر اماں، میں ایسا کیا کروں کہ میرا دل نرم پڑ جائے؟"

"دل پہ جمی گرد کو صاف کرو، ماہبیر۔ اس پر لگے سیاہ دھبوں کو دھو دو۔ یہ ابھی داغدار ہے۔ دھو کے یہ بے داغ ہو جائے گا۔ پھر دیکھنا، قرآن تمہارے دل پر کیسے اترتا ہے۔" اماں نے کہا۔ ماہبیر کہنی کے بل اٹھی اور چہرہ موڑ کر اماں کو دیکھنے لگی۔ وہ چہرہ شفقت سے بھرپور تھا۔ وہاں کوئی نفرت، کوئی بے اعتنائی کچھ نہ تھا۔ وہاں پر محبت تھی، فکر تھی، خلوص تھا۔ ماہبیر نے جب یہ دیکھا تو نظریں چُرا گئی۔ وہ ابھی ان سب کی حقدار نہ تھی۔ اماں نے مسکرا کر اپنی بیٹی کا رویا چہرہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپنی دونوں ہتھیلیوں میں بھرا۔ یہ آنکھیں، یہ ناک، گال پر موجود تل انہیں کسی بہت اپنے کی یاد دلا گیا۔ جو آج پہنچ سے جتنا دور تھا، دل کے اتنا قریب تھا۔

"تمہارا دل کانچ کی طرح خوبصورت اور شفاف ہے، ماہبیر۔ بلکل تمہارے باپ کی طرح۔ اس پر گرد کی تہیں جمی ہوئی ہیں جو اس کی خوبصورتی کو اور اس کے اندر جل رہی شمع کو باہر آنے سے روکتی ہے۔ یہ گرد صاف کردو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔" اماں نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔ ماہبیر بھیگی آنکھوں سے مسکرا دی۔ پھر اپنی ماں کا ہاتھ پکڑا اور اسے چوُما۔

"میری زندگی میں ہونے کیلیے شکریہ، اماں۔ میرے لیے فکر کرنے کیلیے، مجھے سننے کیلیے، میرے پر غصہ کرنے کیلیے، میرا خیال رکھنے کیلیے، میرے لیے دُعا کرنے کیلیے، ہر چیز کیلیے، آپ کا شکریہ! جو کچھ آپ نے کیا ہے، میں اس کا حق تو نہیں ادا کر سکتی مگر جو کر سکتی ہوں وہ ضرور کروں گی۔" ماہبیر نے بھیگی آنکھوں، بھیگی آواز اور جذبات سے پُر لہجے میں کہا۔ اس کی یہ بات سن کر آنکھیں بھر آئیں اور اماں بھی بھیگی سی ہنسی ہنس دیں۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے چہرہ صاف کرتے ہوئے کہا۔

"خالی، خولی شکریے سے کام نہیں چلنا، بیٹا جی۔ میں نے شام کی چائے نہیں پی۔ کچن میں جاؤ اور میرے لیے چائے بنا کر لاؤ۔ میں لان میں انتظار کر رہی ہوں۔" اماں نے کہا۔ ماہبیر بھی ہنس دی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اور اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ جیسے ہی ماہبیر نے کمرے کا دروازہ بند کیا، اماں کی آنکھیں چھلک پڑیں۔ماں تھیں نہ۔اولاد کو پریشان دیکھ کر دل ویسے ہی تڑپ اٹھتا تھا۔

"یااللہ! میری بچی کا دل صاف کر دے۔اس کی عزت کی حفاظت فرمانا، میرے مالک۔ میں اِسے آپ کے حوالے کرتی ہوں۔" اماں نے دُعا مانگ کر چہرے پر ہاتھ پھیرے، پھر جائے نماز اٹھانے لگیں۔

کچھ دیر بعد لان میں دو کرسیاں لگ چکیں تھیں۔ ٹیبل پر چائے کے دو کپ تھے اور فضا میں موتیے کے پھول اور چائے کی ملی جلی مہک کے ساتھ ایک پُر سکون خاموشی کا راج تھا۔ دونوں ماں، بیٹی اپنے اپنے کپ لبوں سے لگائے، خیالوں کی دنیا میں گُم تھے۔ گو کہ سرد مہری کی دیوار زمین بوس ہو چکی تھی مگر دیوار کے پار منظر کو سمجھنے میں ابھی کچھ وقت تھا۔

"میں آج اجلان سے ملی تھی، اماں۔" ماہبیر نے خاموشی توڑتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اتنے سال بعد اس کا خیال کہاں سے آگیا؟ کس سلسلے میں ملی تھیں؟" اماں نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بابا کے رپورٹرز کے بارے میں بات کرنی تھی اس سے۔اس نے مجھے سب بتادیا ہے۔" ماہبیر نے چائے گھونٹ بھرتے ہوئے بتایا۔اب وہ پہلے کی نسبت سنبھلی ہوئی لگ رہی تھی۔

"میں نے تمہیں اس سلسلے میں پڑنے سے منع کیا تھا،ماہبیر۔" اماں کے لہجے میں ہلکا سا غصہ تھا اور فکر حاوی تھی۔

"اماں، یہ ضروری ہے۔مجھے یہ گوارہ نہیں کہ بابا کہ قاتل آزاد گھومیں۔" اس نے کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے آرام سے کہا۔وہ اماں کی فکر سمجھتی تھی مگر وہ بابا کا بدلہ بھی لینا چاہتی تھی۔

"اور مجھے یہ گوارہ نہیں کہ میری بیٹی اکیلی تھانے کچہریوں کے چکر لگائے۔تم کیوں نہیں سمجھ رہی،ماہبیر۔میں دو جوان بیٹیوں کی ماں ہوں۔مجھے تم دونوں کے مستقبل کا بھی سوچنا ہے۔ شوہر کے غم کے بعد اب میں اولاد کا غم نہیں سہہ سکتی۔" انہوں نے اُکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔اس میں فکر، غصہ، خوف سب کچھ پنہاں تھا۔وہ نہیں سمجھ پارہی تھیں کہ ماہبیر کو کیسے روکیں؟ اسے سمجھنا چاہیے کہ وہ اس طرح خود کو اور اپنی بہن کو خطرے میں ڈال رہی ہے۔ اپنے لیے مشکلات کھڑی کر رہی ہے۔

"میں اکیلی کہاں ہوں گی،اماں؟ اجلان میرے ساتھ ہو گا۔اور مجھ سے یہ برداشت نہیں ہوتا کہ بابا کا مجرم آزاد گھومے۔ہمارا مجرم آزاد گھومے۔یہ سوچ کر ہی مجھے کچھ ہوتا ہے کہ جس نے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہماری رات کی نیندیں اور سکون تباہ کر دیا وہ چین سے سو رہا ہے۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتی۔" ماہبیر نے ہنوز لہجہ پُر سکون رکھتے ہوئے کہا۔ مگر اندر ہی اندر وہ بھی جھنجھلا گئی۔

اماں کیوں نہیں سمجھ رہیں کہ بابا کے قاتل کو ڈھونڈنا کتنا اہم ہے اس کیلیے۔ یہ خیال کہ اس کے بابا کا قاتل باہر کہیں قہقہہ لگا رہا ہوگا، اپنے خاندان کے ساتھ سکون سے رہ ہو گا اُسے تکلیف دیتا تھا۔ کیا اس کے بابا کی جان اتنی ارزاں تھی کہ انہیں مار دیا گیا۔ یا یہ کہ قاتل ان کی بیٹی کو اتنا کمزور سمجھ رہا تھا کہ وہ اپنے باپ کا بدلہ نہیں لے سکے گی؟ کیا اس کے لڑکی ہونے سے قاتل نے اتنی آسانی اور بے فکری سے انہیں مار دیا؟ یہ سوچ کر کہ ان کا بدلہ لینے والا، انہیں انصاف دلانے والا کوئی نہیں؟

"اور میں اس خوف کو برداشت نہیں کر سکتی کہ کسی بھی لمحے مجھ سے میری بیٹی چھن سکتی ہے۔" اماں نے غصے سے کہا۔

"یہ خوف تو پچھلے پانچ سالوں سے آپ کے دل میں ہے، اماں۔ اور پھر کیا گیر نٹی ہے کہ وہ قاتل ہمیں نقصان نہیں پہنچائے گا؟ پلیز اماں، میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ احتیاط برتوں گی، مگر میں اس طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھ سکتی۔ پلیز اماں، میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آپ کی بیٹی کو کوئی نقصان نہیں پہنچنے دوں گی۔" ماہبیر نے نیچے، اماں کے پاس بیٹھ کر، ان کے ہاتھ تھام کر کہا۔اماں کچھ دیر خاموشی سے اسے دیکھتی رہیں۔ پھر بولیں۔

"ٹھیک ہے۔ مگر ایک شرط ہے میری۔" اماں نے کسی حد تک اپنی رضامندی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"جو آپ کہیں، اماں۔" ماہبیر نے مسکرا کر بولی۔

"تم شادی کر لو۔" اماں ایک دم بول پڑیں۔ماہبیر کے کانوں نے یہ بات سنی تو وہ دنگ رہ گئی۔ آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھیل گئیں۔اب اس کی شادی کی بات کہاں سے آگئی؟ وہ کچھ دیر انہیں دیکھتی رہی جیسے ان کی کہی گئی بات کو سمجھنا چاہ رہی ہو۔

"اماں، یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ میں ایسے کیسے شادی کر سکتی ہوں؟" بات پوری طرح سے سمجھ آنے کے بعد ماہبیر نے احتجاجی لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ایسے کیسے؟ جیسے سب شادی کرتے ہیں، تم بھی کرو گی۔ یہ کوئی الجبرے کا سوال تو نہیں ہے جو تم سے حل نہیں ہونا۔" اماں نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اماں! یہ کوئی سوال ہوتا تو میں حل کر لیتی۔ مگر میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔ یہ کیوں ضروری ہے، یار!" ماہبیر نے شدید جھنجھلاہٹ میں کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ شادی؟ اُف! اماں کیوں نہیں سمجھتی کہ میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔ یا اللہ! اب کیا کروں میں؟ اس نے سوچا۔

"ماہبیر، یہ ضروری ہے۔ اب اگر تم اس راہ پر نکلنا چاہتی ہو تو تمہارے ساتھ کسی مرد کا ہونا ضروری ہے۔ ایسے اکیلے میں تمہیں کبھی بھی اجازت نہیں دوں گی۔ یہ معاشرہ اکیلی عورتوں کو سالم نگل جاتا ہے۔" اماں نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے نہایت سنجیدگی سے کہا۔ انداز میں بے نیازی تھی جیسے اب وہ جو کچھ کہہ لے، ان پر کوئی اثر نہیں ہونے والا۔ ڈھیٹ اولاد۔ ہر چیز سے شکایت ہوتی ہے انہیں۔ یہ بھی نہیں سمجھتی کہ ان کے اپنے بھلے کیلیے ہی کہہ رہی ہوں۔

"اماں، اجلان ہوگا نہ ساتھ۔" ماہبیر نے واپس اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بے بسی سے کہا۔

"کس رشتے سے؟ اجلان تمہارا نہ بھائی ہے نہ باپ۔ چاہے وہ تمہاری خالہ کا بیٹا ہے مگر محرم نہیں ہے۔ پھر کس رشتے سے وہ تمہاری حفاظت کرے گا؟ ایک عورت کی حفاظت اس کے باپ اور شوہر سے بڑھ کر کوئی نہیں کر سکتا۔ یہ مردوں کا معاشرہ ہے، بیٹا۔ اس سے حفاظت بھی ایک مرد ہی کر سکتا ہے۔ وہ جس کے ساتھ کوئی جائز رشتہ ہو۔" اماں نے سنجیدگی سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پھر ماہبیر کے کھلتے لب دیکھ کر دوبارہ بول پڑیں۔"اور خبردار جو مجھ سے یہ کہا کہ وہ تمہارا دوست ہے۔نہ اب تم بچی ہو نہ وہ چھناکا کہ پھرتی رہو اس کے ساتھ۔مجھے یہ مرد، عورت کی دوستی کی کہانی نہ سنانا" وہ ماتھے پر بل ڈالے، ذرا غصے سے بولیں۔

ماہبیر کے کھلتے لب دوبارہ بند ہو گئے۔اماں چائے پینے میں مصروف ہو گئیں اور ماہبیر چاند کو تکنے میں۔وہ ذہنی طور پر بہت الجھ گئی تھی۔شادی نہ کرنے کیلیے ایک لمبی فہرست تھی اس کے پاس۔ مگر وہ یہ فہرست ان کے سامنے نہیں کھول سکتی تھی کیوں کہ وہ اس فہرست میں اماں کی طرف سے ملنے والے جواب جانتی تھی اور ان جوابوں پر عمل کرنا بھی اس کیلیے ناممکن تھا۔کچھ دیر سوچتے رہنے کے بعد اس نے ہار مانتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے،اماں۔مگر شادی کیلیے میری کچھ شرائط ہوں گیں۔اگر کوئی ان شرائط کو مانتا ہے تو ٹھیک۔ورنہ میں شادی سے بھی انکار کروں گی اور بابا کے قاتل کو ڈھونڈنے کی کوشش بھی کروں گی۔" ماہبیر یہ کہہ کر خاموش ہو گئی۔اماں یہ سن کر فاتحانہ طور پر مسکرا اٹھیں اور اس کی شرائط والی بات کو نظرانداز کرتیں، اپنے ممکنہ داماد کے بارے میں سوچنے لگیں

---☆---☆---☆---

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ آف وائیٹ رنگ کی گھٹنوں سے ذرا اوپر آتی قمیض اور ہم رنگ شرارہ پہنے، کامدار ڈوپٹے کو دلہنوں کے روایتی انداز میں اوڑھے، مختلف رنگ کے پھولوں سے مزین سیڑھیوں سے سہج سہج کر اتر رہی تھی۔ پیچھے جاری مدھم موسیقی، ماحول کے فسوں میں اضافہ کر رہی تھی۔ کامدار لباس کے ساتھ، بھاری زیور جو کہ اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہے تھے، اس کیلیے سیڑھیوں سے اترنا ذرا مشکل بنا رہے تھے۔ اچانک توازن بگڑا اور وہ لڑکھڑائی۔ اس سے پہلے کہ وہ گرتی، آف وائیٹ رنگ کی ہی شیروانی میں ملبوس ایک خوش شکل نوجوان نے اپنا ہاتھ مدد کیلیے آگے بڑھایا اور اُسے گرنے سے بچایا۔ دلہن نے اپنی کاجل سے آراستہ سیاہ آنکھوں میں تشکر لیے اپنے محسن کو دیکھا اور مسکرا اٹھی۔

ایہیہیمینڈ کٹ!

اچانک ایک گرجدار آواز بلند ہوئی اور ماحول کا فسوں ٹوٹ گیا۔ دُلہن نے کھڑے ہو کر ہاتھ چھڑوایا اور ایک طرف کو چل دی۔ اس خوش شکل نوجوان نے بھی جیب سے رومال نکال کر ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا اور وہی سیڑھیوں میں بیٹھ کر پانی پینے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"امیزنگ، ماہبیر۔ کیا کمال کا سین آیا ہے۔ یہی چلتا رہا تو عین ممکن ہے کہ ہماری اس سال کی سیلز آسمان کو چھو جائیں گیں۔" عاصم، جو کہ اس پراجیکٹ کا کمرشل ڈائیریکٹر تھا، نے مسکرا کر ،تالیاں بجاتے ہوئے کہا۔

ماہبیر کرسی پر بیٹھی، اپنے کانوں سے بھاری جھمکے اتارتے ہوئے، نے نیازی سے مسکرا دی۔ یہ دیکھ کر، شانزے جو کہ اس پراجیکٹ کی دوسری ماڈل تھی، نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"ایسا ہی ہے، عاصم صاحب۔ آخر کو سارا کام ماہبیر ہی تو کر رہی ہے اچھے سے۔"

ماہبیر نے نظریں گھما کر دیکھا تو ہلکے کام والا جوڑا پہنے، شانزے مزے سے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھی ہوئی تھی۔ ماہبیر نے اس کی طرف دیکھ کر، مسکراتے ہوئے کہا۔

"کتنا اچھا جانتی ہو تم خود کو شانزے؟ افسوس کہ جاننے کے بعد بھی اپنی حرکتیں ٹھیک کرنے کی کوشش نہیں کر رہیں تم۔ مجھے لگتا ہے کہ تم عادت سے مجبور ہو۔ کہو تو مدد کرا دوں؟"

"تم۔۔" شانزے غصے سے کچھ بولنے لگی تھی کہ ماہبیر نے اس کی بات کاٹتے ہوئے اس سے ذرا اونچی آواز میں کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ڈائیریکٹر صاحب! میں چلتی ہوں۔آج کیلیے اتنا کافی ہے۔" عاصم صاحب جو کہ کسی سے کاغذ پکڑے بات کرنے میں مصروف تھے،ماہبیر کی بات سن کر چونک گئے۔

"لیکن ماہبیر،ابھی تو صرف چار سینز ہوئے ہیں۔"

"اگر مس شانزے اپنے کام پر توجہ دے رہی ہوتیں تو اب تک آٹھ سینز ہو جانے تھے۔کیوں کہ ان کی توجہ آج کام پر نہیں ہے،اس لیے آج کیلیے اتنا کافی ہے۔اُمید ہے کہ کل سے وہ اپنی زبان کم اور ہاتھ زیادہ چلائیں گیں۔خُدا حافظ۔" ماہبیر نے بڑے میٹھے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور کپڑے تبدیل کرنے،ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔

"ماہبیر ٹھیک کہہ رہی ہیں،شانزے۔تمہارا دھیان بلکل کام پر نہیں تھا۔اگر تمہیں ان سے کوئی مسئلہ ہے تو وہ ایک طرف رکھ کر آیا کرو۔" عاصم نے سنجیدگی سے کہا اور پھر پیک اپ کا اشارہ دیا۔شانزے غصے سے لال چہرہ لیے اپنی جگہ سے اٹھی اور باہر کا رُخ کیا۔

ماہبیر اپنے کپڑے تبدیل کر کے باہر نکلی۔ہال عبور کر کے مڑنے ہی لگی تھی کہ کوئی اس کے ساتھ چلنے لگا۔اس نے ایک پل کو رُک کر دیکھا تو سفید شرٹ اور سیاہ پینٹ میں ملبوس احتشام مسکراتا ہوا دکھائی دیا۔بالوں کو ہمیشہ کی طرح جیل سے سیٹ کیا گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"خیریت، آج پہلا دن تھا اور اتنی جلدی جارہی ہیں؟" اس نے مسکرا کر پوچھا۔

"ہمم۔بس کام مکمل ہو گیا تھا آج کا۔" ماہبیر نے سنجیدگی سے اتنا کہا اور آگے کو قدم اٹھانے کو ہی تھی کہ احتشام کی اگلی بات نے اس کے قدم منجمند کر دیے۔

"مس ماہبیر، آپ کے والد، ارمغان جنید، اے ایس پی تھے نہ؟" احتشام نے سوال بھی یوں کیا جیسے تصدیق چاہ رہا ہو۔

"جی، مگر آپ کو کیسے معلوم؟" ماہبیر نے حیرانی سے سوال کیا۔

"نہیں، میں بس کنفرم کرنا چاہ رہا تھا کہ آپ ارمغان انکل ہی کی بیٹی ہیں نہ۔ وہ اکثر ہمارے گھر آیا کرتے تھے۔ان کی میرے بابا سے کافی اچھی دوستی تھی، اگر آپ کو یاد ہو تو۔"

"اوو۔جی،جی۔مجھے یاد ہے۔خالد انکل ہیں نہ آپ کے والد؟ وہ بھی ہمارے گھر ایک دو دفعہ آئے تھے۔ لیکن پھر اچانک انہوں نے اپنی رہائش بدل لی۔" ماہبیر نے اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے، مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی،وہی ہیں۔" احتشام نے بھی مسکرا کر کہا۔"میرے آفس چل کر بات کریں؟ یہاں، اس طرح کھڑے ہو کر بات کرنا، مناسب نہیں ہے۔" احتشام نے پیشکش کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماہبیر دو ایک پل رُکی، پھر اثبات میں سر ہلا کر اس کے آگے چل دی۔

احتشام کے آفس کا منظر وہی تھا جو پہلے روز تھا۔ ماہبیر، گہرے بھورے رنگ کے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھی، آفس کا جائزہ لے رہی تھی۔ احتشام نے انٹر کام پر دو جوس کے گلاس لانے کو کہا اور پھر ماہبیر کی طرف متوجہ ہوا، جو ابھی تک آفس دیکھ رہی تھی۔

"غالبا، آپ کو یہ آفس بہت پسند آیا ہے۔" احتشام نے اس کی دلچسپی محسوس کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہمم۔ کافی اچھا ڈیکور ہے آپ کے آفس کا۔ مجھے بہت کم ڈیکور پسند آتے ہیں۔" ماہبیر ہنوز ارد گرد دیکھتے ہوئے بولی۔ انداز سے لگتا تھا کہ بہت متاثر ہوئی تھی۔

"بابا کو بھی یہ آفس بہت پسند ہے۔ انہوں نے خاص طور پر انکل کو زور دیا تھا کہ وہ اس کا ڈیکور کریں۔" احتشام نے کہا۔

"اچھا؟ کیا واقعی؟" ماہبیر نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"واقعی میں۔ انہیں انکل کی ایستھیٹک سینس بہت پسند تھی۔" احتشام نے ہنس کر۔ کہا۔ ماہبیر بھی ہلکی سی ہنسی ہنس دی۔ پھر پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"انکل اور امل کیسے ہیں؟"

"دونوں ٹھیک ہے۔ بابا کو تو پتہ ہی نہیں کہ آپ ہمارے اس پراجیکٹ کا حصہ ہیں۔ کبھی ملنے آیئے گا ان سے۔ انہیں اچھا لگے گا" احتشام نے مسکراتے ہوئے، اسے گھر آنے کی دعوت دی۔

اتنے میں جوس آگیا، تو ماہبیر نے گلاس پکڑتے ہوئے کہا۔

"میں ملنے آوں گی، انشاءاللہ۔" ماہبیر نے مسکرا کر کہا اور پھر جوس پینے لگی۔

"انکل کی ڈیتھ پر میری تعزیت قبول کریں، مس ماہبیر۔ مجھے واقعی میں بہت افسوس ہوا تھا سن کر۔" احتشام نے غمگیں لہجے میں کہا۔ ماہبیر ایک پل کو چپ ہو گئی۔ جوس جو کچھ دیر پہلے میٹھے پھل کا ذائقہ دے رہا تھا، ایک دم سے بے ذائقہ ہو گیا تھا۔ اس نے گلاس لبوں سے ہٹا کر نیچے کیا۔

"تعزیت کیلیے شکریہ۔، احتشام صاحب لیکن افسوس کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو۔ میرے بابا اس سے بہتر جگہ پر ہیں۔" ماہبیر نے مسکرا کر کہا۔ وہ ماہبیر تھی۔ دل کی حالتیں اور چہرے کے تاثرات چھپانے میں ماہر تھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

احتشام نے سر اثبات میں ہلایا پھر اپنا جوس پینے لگا۔ کچھ دیر دونوں خاموش رہے۔ ماہبیر نے اپنا گلاس ختم کیا اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں چلتی ہوں اب، احتشام صاحب۔ مجھے اگلی شوٹ پر بھی جانا ہے۔" ماہبیر نے مسکرا کر، خوش اسلوبی سے کہا۔ احتشام بھی اس کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا اور مسکرا کر بولا۔

"جیسے آپ کی مرضی بٹ پلیز، کال می احتشام۔ یہ صاحب والا تکلف نہ کریں۔"

"یہ میری ورک پلیس ہے، احتشام صاحب۔ یہاں پر "صاحب" اور "مس" جیسے تکلفات ضروری ہوتے ہیں۔ اگر کبھی آفس کے باہر ملاقات ہوئی تو پھر اور بات ہے۔" ماہبیر نے سنجیدگی سے ہنوز مسکرا کر کہا اور اپنا پرس اٹھا کر چل دی۔ احتشام نے ہنوز مسکرا کر اُسے جاتا ہوا دیکھا۔ اب کے مسکراہٹ کی نوعیت مختلف تھی۔

اس کے اگلے کچھ دن بہت مصروف گزرے۔ دو ڈراماز اور ای-ڈی کے پراجیکٹ کے ساتھ فری لانسنگ کرنا اسے ذہنی طور پر بہت تھکا دیتا تھا۔ اس دوران اس کی احتشام سے ہلکی پھلکی بات چیت ہوتی رہی اور ماہبیر کو وہ پہلے کے مقابلے میں اچھا لگنے لگا۔ امل سے بھی بات ہوتی مگر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مختصر۔اماں اور کشف سے بھی سلام دعا رہی۔ان سب میں اگر کسی سے اس کی بات نہیں ہوئی تو وہ اجلان تھا۔اس دن کے بعد نہ ماہبیر نے اسے بلایا نہ اجلان نے کال کی۔لاشعوری طور پر ماہبیر اس کے آنے کا انتظار کرتی رہی۔مگر جب دو، تین دن وہ نہیں آیا تو اس نے بھی انتظار چھوڑ دیا۔

اجلان،ماہبیر کا خالہ زاد اور اس کی خالہ سمینہ کا اکلوتا بیٹا تھا۔وہ لوگ میرپور میں رہتے تھے۔اجلان کے والد کی موت اس کے بچپن میں ہی ہوگئ تھی۔ان کی موت کے بعد سمینہ خالہ نے میرپور میں ہی ایک سکول میں پڑھانا شروع کر دیا۔گھر اپنا تھا اس لیے نیچے کا پورشن کرائے پر دے کر خود، دونوں ماں بیٹا اوپر کی منزل میں رہنے لگے۔مالی حالات بہت زیادہ اچھے تو نہیں تھے مگر گزارہ اچھا ہو جاتا تھا۔اجلان کی تعلیم اور پیپر کی تیاری میں جہاں اس کی محنت کا بہت بڑا حصہ تھا وہی ارمغان صاحب کی کوششیں بھی قابلِ ستائش تھیں۔

آج اتوار کا دن تھا۔وہ اس دن کا حق ادا کرتے ہوئے دوپہر بارہ بجے اٹھی۔اب بھی نہ اٹھتی اگر باہر ہوتی مسلسل بیل اس کی نیند میں خلل پیدا نہ کرتی۔بیل کی تیز آواز پر وہ بادل نخواستہ اٹھی اور آنکھیں ملتی ہوئی لاونج میں آئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہایت ہی کوئی ڈھیٹ انسان ہے۔" اس نے بڑبڑاتے ہوئے دروازہ کھولا تو سامنے نک سک سی تیار دُرِ کشف نظر آئی۔ ہلکے سبز رنگ کے لباس میں ملبوس، بھورے بالوں کی اونچی پونی باندھے ، وہ ایک ہاتھ میں شاپر پکڑے کھڑی تھی اور دوسرے ہاتھ سے بیل بجا رہی تھی۔ ماہبیر کے دروازہ کھولنے پر وہ اسے جھنجلا کر بولتی اندر آئی۔

"توبہ ہے، ماہبیر۔ کن مردوں کے ساتھ شرط باندھ کر سوتی ہو؟ مجھے بیس منٹ ہو گئے ہیں، باہر کھڑی بیل بجاری ہوں۔" وہ ماتھے پر بل لیے اندر آئی اور لاونج میں صوفے پر بیٹھ گئی۔

"تو بی بی، آپ نے کال کر دینی تھی۔ تمہیں پتا تو ہے کہ میں سنڈے کو دیر تک سوتی ہوں۔" ماہبیر نے بھی طنز کرتے ہوئے کہا اور کچن میں اس کیلیے جوس لینے چلی گئی۔

"بی بی جی، آپ بھی اپنا فون چیک کریں۔ کوئی دس کالز کر چکی ہوں۔ توبہ ہے بھئی۔ اتنی گہری نیند کون سوتا ہے بھلا؟" دُرِ کشف بھی کہاں پیچھے رہنے والی تھی بھلا؟

"میں سوتی ہوں۔ اور تم زیادہ میری اماں نہ بنو۔ آئی بات سمجھ میں۔" ماہبیر نے منھ بنا کر کہتے ہوئے اس کے آگے جوس رکھا اور اسی کے ساتھ صوفے پر آ کر بیٹھ گئی۔

"اس میں کیا ہے؟" اس نے سامنے ٹیبل پر پڑے شاپر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں گھر سے کھانا بنا کر لائی ہوں۔ آج تو کیونکہ نوری نے بھی نہیں آنا تھا اور میں جانتی ہوں کہ آپ اتنی سگھڑ کہاں کچن میں جا کر اپنے لیے کچھ بنا لائیں۔ اس لیے سوچا گھر سے ہی لے جاتی ہوں کھانا۔" کشف مزے سے ہاتھ اٹھا اٹھا کر میٹھا سا طنز کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ ماہبیر اس کو سنتی ہوئی، شاپرز کھول کر دیکھنے لگی۔ اندر تین ٹفن تھے۔ ایک میں چاول تھے۔ ایک میں مونگی کی دال تھی اور تیسرے میں اچار تھا۔ یہ دیکھ کر ماہبیر کے منھ میں پانی آگیا۔ عرصے بعد ، اماں کے ہاتھ کا ڈالا اچار کھانے کو ملے گا۔ اس نے کشف کو بیٹھے بیٹھے ہی زور سے گلے ملتے ہوئے کہا۔

"ہائے ے ے ڈرِ، تھینک یو سوچ۔ کتنا دل تھا میرا گھر میں ڈالا اچار کھانے کو۔" اس نے بے تحاشا خوش ہوتے ہوئے کہا۔ لہجے میں وہی جوش اور خوشی تھی جو پسندیدہ کھانے کو دیکھ کر ہی آتی تھی۔

"بس، بس۔ جائیں اور اپنی مدد آپ کے تحت کھانا برتنوں میں ڈال کر لائیں۔" کشف نے اس کے تھینک یو کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے، لاپرواہی سے کہا۔

کچھ دیر بعد دونوں بہنیں وہی صوفے پر آرام سے چونکڑی مار کر بیٹھی کھانا کھا رہی تھیں۔ تڑکہ لگی دال اور کھٹے سے اچار کے ساتھ چاول، ماہبیر کی پسندیدہ ڈش تھی۔ وہ مزے سے ہاتھ کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ساتھ چاول کھانے میں مصروف تھی۔اگر ابھی سنبل یا کوئی اور اسے دیکھ لیتا تو اس کے اس روپ پر حیران رہ جاتا۔حیران سے زیادہ پریشان ہو جاتا۔وہ انڈسٹری میں بہت یادہ نخریلی مشہور تھی۔

"اماں، کیسی ہیں؟" ماہبیر نے باول میں پڑی دال چاولوں پر ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"ٹھیک ہیں۔میں نے سنا ہے کہ تم دونوں کی دوستی ہو گئی ہے؟ یہ معجزہ کب ہوا؟" کشف نے چاول کھاتے ہوئے، سوال کیا۔

"ہمم۔بس ہو گیا۔مگر پتہ نہیں زیادہ دیر تک رہتی ہے یا نہیں۔" ماہبیر نے چاول کھاتے ہوئے مبہم سے انداز میں کہا۔

"کیا مطلب؟" کشف نے اچنبھے سے پوچھا۔

"اماں چاہتی ہیں کہ میں ایف-آئی-آر، درج کرانے اور اس سارے معاملے میں پڑنے سے پہلے شادی کر لوں جو کہ میں ابھی نہیں کرنا چاہتی۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کشف اس کی بات سن کر، کچھ دیر کیلیے خاموش ہوگئی مگر پھر جب بات کرنے کیلیے منھ کھولا تو ہنس پڑی۔ماہبیر اس کو حیرانی سے دیکھے گئی۔اس کو اس قسم کے ردِ عمل کی توقع نہیں تھی ۔کشف کی ہنسی ختم ہوئی تو ماہبیر بولی۔

"کیا یار۔میں تمہیں اپنی پریشانی بتارہی ہوں اور تم ہنسے جارہی ہو۔" ماہبیر نے بے زاری اور خفگی کی ملی جلی کیفیت میں کہا۔

"نہیں، میں بس یہ سوچ رہی تھی کہ خیر سے آپ بھی میاں والی ہونے والی ہیں۔" یہ بول کر کشف ایک دفعہ پھر ہنس پڑی۔ماہبیر ماتھے پر بل لیے اس کو دیکھے گئی۔

"دفع ہوجاو، یار۔ تمہیں بتانے کا فائدہ ہی نہیں تھا۔" ماہبیر نے خفگی سے کہا اور کھانا ختم کرنے لگی۔کشف اس کی خفگی محسوس کرتے ہوئے چپ ہوگئی اور اس کو منانے والے انداز میں بولی۔

"اچھا، ٹھیک ہے مگر شادی کرنے میں حرج کیا ہے ؟" دُرِ کشف نے سوال کیا۔

"بہت حرج ہے۔مجھے اپنا کیریئر نہیں چھوڑنا اور پھر بابا کے قاتلوں کو بھی ڈھونڈنا ہے۔یہ سب ٹائم مانگتے ہیں۔ایسے میں، میں کیسے اپنی شادی کو ٹائم دے پاوں گی ؟" ماہبیر نے اپنی پریشانی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں نہیں لگتا کہ اماں نے یہ شرط صرف تمہیں کیس کرنے سے روکنے کیلیے رکھی ہے؟" کشف نے کہا۔

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ اماں کے خیال میں اگر تم شادی کرتی ہو تو تمہیں اپنا کیریئر تو شائد نہ چھوڑنا پڑے مگر کیس چھوڑنا پڑے گا کیوں کہ پاکستانی مائیں کبھی بھی ایسی لڑکی کو بیاہ کر گھر نہیں لائیں گیں جو آتے ساتھ ان کے بیٹے کو تھانے کچہریوں کے چکروں میں پھنسا دے۔ عوام ان جگہوں کے ذکر سے بھی پناہ مانگتی ہے" کشف نے کہا اور اٹھ کر برتن سمیٹنے لگی۔

"خیر، میں نہ تو یہاں عوام کی ڈرپوکی پر تبصرہ کرنے بیٹھی ہوں نہ اپنی مستقبل کی ساس کے ردِ عمل پر۔ مجھے ابھی صرف اس مسئلے کا حل چاہیے۔" ماہبیر نے صوفے کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اجلان بھائی کیسے لگتے ہیں؟" کشف نے اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"اچھا ہے مگر اس کا یہاں کیا ذکر؟" ماہبیر نے اس کی طرف چہرہ کرتے ہوئے کہا۔ ماتھے پر بل تھے اور آنکھوں میں تشویش تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے لگتا ہے کہ اماں کے ذہن میں اجلان بھائی ہیں تمہارے لیے۔ ان کے بھانجے جو ٹھہرے۔" کشف نے کہا۔

"کیا مطلب؟ تمہاری بات ہوئی ہے ان سے؟" ماہیر نے چونک کر پوچھا۔

"بات تو میری پچھلے ایک ہفتے سے نہیں ہوئی۔ نہ ان سے نہ اجلان بھائی سے۔ یہ میرا اندازہ ہے۔" کشف نے لاپرواہی سے کہا۔

"کیوں؟ اماں سے بات کیوں نہیں ہوئی تمہاری؟" ماہیر نے ٹیک چھوڑ کر سیدھے ہوتے ہوئے پوچھا۔ وہ کچھ دیر کیلیے اپنا مسئلہ بھول کر کشف کو غور سے سننے لگی۔

"میں ناراض ہوں ان سے۔ انہیں ہمیں بابا کے بارے میں بتانا چاہیے تھا۔" کشف نے صوفے سے کشن اٹھا کر گود میں رکھتے ہوئے، منہ بسور کر بے بسی بھرے لہجے میں کہا۔ ساتھ میں وہ اس کو اپنی اور اماں کی ہوئی بات بتانے لگی۔

ایک ہفتہ قبل۔

اجلان کی کال کے بعد

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اماں کیا آپ جانتی تھیں اس بارے میں ؟" دُرِ کشف نے اماں سے پوچھا۔اس کا لہجہ، انداز سب بدل چکا تھا۔ یہ تھوڑی دیر پہلے اپنی ماں کے کندھے پر سر رکھ کر روتی ہوئی دُرِ کشف نہیں تھی۔

اماں، اس سوال پر خاموش رہیں مگر ان کی آنکھوں نے بغاوت کرتے ہوئے سب بتا دیا۔

"اماں، کیا آپ جانتی تھیں کہ بابا کی موت طبعی نہیں ہے؟" کشف نے ایک بار پھر پوچھا۔اس دفعہ اس کے لہجے میں غصے کا عنصر نمایاں تھا۔اماں اسے دیکھتی رہیں جیسے فیصلہ کرنا چاہ رہی ہوں کہ کیا کہیں۔ان کی آنکھوں میں کشمکش دیکھ کر کشف نے جواب ڈھونڈا۔بیٹیاں کسی اور کی آنکھیں چاہے نہ پڑھ سکیں، ماوں کی آنکھوں کی زبان سمجھ جاتی ہیں۔

وہ تکلیف سے مسکرا دی۔

"ہمیں کیوں نہیں بتایا، اماں ؟" اس نے اماں کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔ "ہم سے کیوں چھپایا؟" اس نے پھر سوال کیا۔

"تم لوگوں کو پتہ لگنا ضروری نہیں تھا، کشف۔" اماں نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا مطلب ہمیں پتہ لگنا ضروری نہیں تھا؟ کیا دنیا والوں کو بتانا تھا آپ نے؟ اجلان بھائی بابا کے سگے بیٹے نہیں ہیں۔ انہیں یہ بات بتانا ضروری نہیں تھا۔ میں اور ماہبیر ان کی بیٹیاں ہیں۔ ہمیں بتانا چاہیے تھا آپ کو اور آپ نے ہمیں ہی نہیں بتایا؟" کشف نے غصے سے اونچی آواز میں بولتے ہوئے کہا۔

"اپنی آواز نیچے رکھو، دُرِ کشف۔ ماں ہوں تمہاری۔ اس وقت جو بہتر تھا وہ کیا میں نے۔ دو بیٹیوں کی ماں ہوں میں۔ مجھے تم دونوں کے مستقبل کا بھی سوچنا ہوتا ہے۔ اور اجلان کو میں نے نہیں اس نے مجھے بتایا تھا رپورٹز دیکھ کر۔" اماں نے بھی کھڑے ہو کر غصے سے کہا۔

"اماں یہ بات بتانے سے ہمارے مستقبل پر کیا اثر پڑنا تھا مجھے یہ نہیں سمجھ میں آتی۔" کشف نے دونوں ہاتھ اٹھا کر غصہ ضبط کرتے ہوئے سوال کیا۔

"کشف اپنے کمرے میں جاو۔ میں اس وقت تنہا بیٹھنا چاہتی ہوں۔ جاو یہاں سے۔" اماں نے نہایت سنجیدگی سے واپس بیٹھتے ہوئے کہا۔ کشف کچھ دیر حیرانی اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں کھڑی ان کو دیکھتی رہی جواب باہر لان کو دیکھتی ہوئی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ پھر تیزی سے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔

موجودہ دن:

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بس،اس دن کے بعد سے میں صبح جلدی یونی جانا شروع کر دیا اور وہی سے اکیڈمی۔ پھر رات میں آتی تو اس وقت اماں اپنے کمرے میں ہوتی تھیں۔" کشف نے کشن کی لیس سے کھیلتے ہوئے سارا قصہ سنایا۔ کشف کے خاموش ہونے کے بعد ماہبیر کچھ دیر بعد بولی۔

"بہت غلط کر رہی ہو، کشف۔ اماں سارا دن اکیلی ہوتی ہوں گیں۔ طرح طرح کی باتیں سوچتی ہوں گیں۔ ان کی طبعیت خراب ہو جائے گی۔ پہلے ہی ان کا بی پی بہت مشکلوں سے کنٹرول ہوا ہے" اس نے فکر مند ہوتے ہوئے کہا۔

"جانتی ہوں مگر میں کیا کروں؟ انہوں نے بھی مجھ سے دوبارہ بات نہیں کی اور نہ مجھ سے ہوئی بات۔" کشف نے بے بسی بھرے لہجے میں کہا۔

"اے ایس پی ارمغان کی بیگم ہیں۔ اتنا ایٹیوڈ تو ہونا بنتا ہے۔" ماہبیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "وہ ہماری ماں ہیں، ڈِیر۔ انہوں نے حالات کے مطابق ہمیں محفوظ کرنے کی کوشش کی ہے، بس۔ ماوں کے دل نرم ہوتے ہیں۔ اولاد کیلیے جلدی ڈر جاتے ہیں۔ قتل کوئی معمولی بات نہیں ہوتی ہے۔ ہم دونوں صرف اس بات ناراض ہو گئی ہیں کہ انہوں نے ہمیں سچ نہیں بتایا جب کہ انہوں نے ہماری حفاظت کیلیے اسے ہم سے چھپایا تھا۔ اب اگر میں سوچوں تو انہیں صرف ہمارے فکر ستائے ہوئی تھی اور ابھی بھی وہ ہمارے بارے میں ہی فکر مند ہیں۔ ایسے میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہمیں چاہیے کہ ان کے ساتھ ہوں نہ کہ ان سے ناراض ہو کر بیٹھ جائیں۔ یہ ارمغان جنید کی بیٹیوں کو زیب نہیں دیتا کہ جس نے ہمیں بولنا سکھایا اسی کے سامنے زبان کی تیزی استعمال کریں۔" ماہبیر نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے، نرمی سے سمجھایا۔ کشف بھی اس کی طرف دیکھ کر مسکرا دی۔

"اب جب میں گھر آوں تو مجھے تم اماں سے پہلے کی طرح بات کرتی اور ان کا خیال رکھتی نظر آو۔" ماہبیر نے مصنوعی رعب دکھاتے ہوئے کہا۔ کشف نے ہنس کر سینے پر ہاتھ رکھ اس حکم کی تعمیل ہونے کا عندیہ دیا۔

"ویسے اماں ٹھیک کہتی ہیں کہ میری ماہبیر کا دل شیشے کی طرح شفاف ہے۔" کشف نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اس بات پر ماہبیر کی مسکراہٹ قدرے پھیکی پڑی۔ انہیں کیا پتہ، یہ دل کس قدر داغ دار ہو گیا تھا۔ اتنا کہ اگر وہ اسے صاف کرنے بیٹھے تو شائد پوری زندگی گزر جائے۔

"بس تم لوگوں کو اس دل کی قدر کرنی چاہیے۔ دنیا بدل گئی ہے۔ ایسے دلوں کا کال پڑ گیا ہے، بتا رہی ہوں۔" ماہبیر نے چہرے پر مسکراہٹ لاتے کہا۔ وہ ماہبیر تھی۔ دل کی حالتیں اور چہرے کے تاثرات چھپانے میں ماہر تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا کرو گی اب پھر؟" کشف نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ ایف-آئی-آر درج کراوں گی۔ اجلان کے ساتھ قاتل ڈھونڈنے کی کوشش کروں گی۔ جب تک اس چیز کو ٹال سکتی ہوں، ٹالوں گی۔ اور کیا کر سکتی ہوں میں" ماہبیر نے کندھے اچکا کر عام سے انداز میں کہا۔

"پانچ سال بعد اماں نے مجھ سے پہلے کی طرح بات کی ہے، کشف۔ میں دوبارہ انہیں ناراض نہیں کر سکتی۔" اس دفعہ اس کے لہجے میں کچھ الگ تھا۔ جیسے ان پانچ سالوں کے ضائع ہونے کا افسوس سا تھا۔

www.novelsclubb.com

شام کے وقت، ریسٹورنٹ میں روزمرہ کا شور جاری تھا۔ لوگ اپنی اپنی میز پر بیٹھے، کھانوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ ایسے میں ٹک، ٹک، ٹک کی آواز پر ایک جوڑے نے تنگ آ کر اپنے بائیں طرف دیکھا تو دیوار کے ساتھ نسب گول میز پر ایک نوجوان بے صبری سے گاڑی کی چابی میز پر مارتا، کسی کا انتظار کرتا دکھائی دیا۔ سیاہ بال ماتھے پر گرائے، سفید شرٹ اور سیاہ جینز پہنے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

،اپنی سُرمئی آنکھوں میں بے زاری لیے وہ اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔جب نظر اس جوڑے پر پڑی تو ان کے تاثرات دیکھ کر اس نے چابی چھوڑی اور معزرتی انداز میں دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھا لیے۔ جوڑے نے ناک چڑھا کر رُخ پھیر لیا۔ان کے اس انداز پر نوجوان نے بھی اپنی ناک چڑھائی اور پھر سامنے میز پر پڑے موبائل کو آن کیا اور سوشل میڈیا پر سرفنگ کرنے لگا۔ٹائم پاس کرنے کا واحد طریقہ۔

کچھ دیر گزرنے کے بعد کوئی اس میز کے سامنے آکر رُکا اور کُرسی کو زور کی آواز کے ساتھ کھینچ کر اس پر بیٹھ گیا۔اس کی اس حرکت پر نہ صرف اس نوجوان نے سر اٹھا کر دیکھا، بلکہ آدھے ریسٹورنٹ نے بھی اس گستاخی پر خونخوار نظریں اٹھا کر دیکھا۔وہ کسی بھی چیز کا اثر لیے بنا سامنے دیکھے گیا۔بھورے رنگ کی شرٹ اور سیاہ ٹراوزر پہنے،وہ چہرے پر ماسک لیے ہوئے تھا۔

"کام ہو گیا، ریان؟"اس نے پوچھا۔آواز سنجیدہ اور رعب دار تھی۔ریان ماتھے پر بل لیے اس کو دیکھے گیا۔نہ حال نہ چال، سیدھا کام؟ خیر، کیا کر سکتے تھے؟اس نے گہری سانس لے کر غصہ ضبط کیا اور آگے کو ہو کر بیٹھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کس کام کی بات کر رہے ہو؟ سو، سو کام میرے سر ڈالے ہوئے ہیں۔" ریان نے آواز نیچی رکھتے ہوئے کہا۔ ان دونوں کو باتوں میں مشغول دیکھ کر، آس پاس لوگ بھی اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔

"میں نے تمہیں کہا تھا کہ اس کی بہن سے بات کرو۔ تمہاری بات نہیں ہوئی؟" لہجہ ہنوز سنجیدہ رکھے اس نے پوچھا۔

"ابھی نہیں ہوئی بات۔ ایسی بات فون پر نہیں ہو سکتی۔ اس سے مل کر بات کروں گا میں۔" ریان نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے بتایا۔

"تو اب تک ملے کیوں نہیں ہو؟ تمہیں پتہ ہے نہ وقت کم ہے ہمارے پاس۔"

"پچھلے سات سالوں سے نہیں ملا میں۔ اس سے بات کیے بنا، آ گیا تھا۔ اب ایک دم سے جا کر اس کے سامنے اپنا مطالبہ رکھ دوں؟ ایسے نہیں ہو گا کام۔ مجھے کچھ وقت دو۔ میں جلد ہی بتاتا ہوں تمہیں۔" ریان نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔ سامنے بیٹھے وجود نے سمجھتے ہوئے، اثبات میں سر ہلایا اور پھر آس پاس دیکھنے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور کوئی بات نہیں ہے تو پھر میں چلتا ہوں۔" سامنے والے نے جانے کی تیاری پکڑی۔ ریان کا منہ کھل گیا۔

"کیا مطلب؟ میں پچھلے ایک گھنٹے سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں اور تم ایک منٹ کے بعد جا رہے ہو؟ کم از کم اس کھانے کا مداوا تو کرو جو میں تمہارے لیے چھوڑ کر آیا ہوں۔"

"تو تم کھاؤ۔ تمہیں کون روک رہا ہے؟" سامنے والے نے کندھے اچکا کر کہا۔

"بل تم دو گے پھر۔"

"بلکل نہیں۔ مگر مچھوں کے خلاف جا کر کام کر رہا ہوں۔ مجھے کسی بھی وقت نوکری سے نکال دیں گیں۔ اس لیے تم پر تو بلکل پیسہ ضائع نہیں کرنے والا میں۔ مجھے اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا مستقبل بہت عزیز ہے۔" اس نے تنبیہی انداز میں اس سے کسی بھی قسم کی اُمید لگانے سے منع کیا تھا جیسے۔

"دو، تین ہزار سے کون سا تمہارے خزانے ختم ہو جائیں گیں؟ سب جانتا ہوں، قارون سے زیادہ خزانہ تو تمہارے اکاونٹ میں ہے اس وقت۔" ریان نے حیرت سے پوچھتے ہوئے آخر میں اس کا پول کھولا۔

"جتنا بھی ہو۔ تمہیں ایک دھیلی نہیں دینے والا میں۔ جو تمہارے والٹ میں لاکھوں کے بیلنس والا کریڈٹ کارڈ ہے اس سے بل بھر واپنا۔ بلکہ ایسا کرو، میرا بھی بھر دینا اور کھانا گھر ڈیلیور کرا دینا یاد سے۔" سامنے والے نے مسکراتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا اور چل دیا۔ ریان منہ بسور کر بیٹھ گیا۔ بلکل اس بچے کی طرح جس کو اس کے اماں، ابا نے عیدی کے پیسوں سے کھلونا لینے کو کہہ دیا ہو۔ مگر اب کیا کیا جا سکتا تھا۔ بھوک بھی لگی تھی۔ اس پیٹ کو بھی بھرنا تھا سو اس نے اپنا آرڈر دیا اور انتظار کرنے لگا

شام کے پہر وائٹ مینشن میں قدم رکھو تو، امل آج روز کی نسبت زیادہ خوش اور پُر جوش دیکھائی دے رہی تھی۔ سفید رنگ کی مختلف رنگوں سے بھری ہوئی لمبی قمیض جو کہ ٹخنوں تک آتی تھی ،زیب تن کر رکھی تھی۔ اس کے ساتھ سفید نیٹ کا ڈوپٹہ ایک کندھے پر ڈال رکھا تھا۔ کانوں میں چھوٹے چھوٹے ٹاپس اور بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں ایک ہیرے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ گلے میں ایک معمولی سا یاسمین کے پھول کا لاکٹ تھا جو کہ اس کے باقی زیور کے سامنے بے وقعت سا تھا مگر اس کے لیے اس لاکٹ کی قدر و قیمت ہر ہیرے اور قیمتی زیور سے بڑھ کر تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ پُر جوش سی ملازمہ کو ہدایت دیتی اور ساتھ ساتھ بالوں کو ٹھیک کرتی نظر آتی تھی۔ کندھوں سے ذرا نیچے تک آتے سیاہ بال آج معمول کے برعکس کھلے ہوئے تھے۔ گہرے بھورے رنگ کی آنکھوں میں نہ جانے کون سے تارے سموئے وہ لاونج میں کھڑی ہر ملازم کو آگے پیچھے لگائے ہوئے تھی۔

"فوزیہ بوا، یہاں لاونج کی اچھے سے ڈسٹنگ کروالی تھی نہ؟"

"جی، بیٹا جی۔ ڈسٹنگ بھی کر لی تھی اور کشنز کے کوور بھی بدل دیے تھے۔" فوزیہ بوا نے کہا۔ احتشام اور امل دونوں ہی انہیں بوا کہہ کر بلاتے تھے۔ وہ ان کے بچپن سے یہاں ہی کام کر رہیں تھیں۔ سو ان کیلیے ان کی عمر اور ساتھ کا ادب ضروری تھا۔

"اور پردے بھی صاف کر دیے تھے؟ ان پینٹنگز کو بھی میں نے صاف کرنے کو کہا تھا اور حیدر کا کمرہ بھی تیار ہے؟" امل نے ایک ساتھ ہی اتنے سوال کر ڈالے۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس شام کیلیے جتنی خوش ہے اتنی نروس بھی۔

"بیٹا جی، آپ فکر نہ کریں۔ میں نے خود سب کے سر پر کھڑے ہو کر صفائی کرائی تھی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹھیک ہے۔کچن میں کھانا بھی تیار ہے؟ بریانی میں زیادہ مصالحے نہیں ہونے چاہیے، میں نے منع کیا تھا کُک کو۔اور قورمے میں نمک بھی کم۔ بابا کا پرہیزی کھانا الگ سے تیار کرنا تھا، وہ بھی تیار ہے؟"

"بیٹا، آپ اتنی نروس کیوں ہو رہی ہیں؟ سب کچھ ٹھیک سے ہو گیا ہے۔ میں نے خود اپنی نظروں کے سامنے کام کرایا ہے۔" بوا نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

"بس بوا، میں چاہتی ہوں کہ سب کچھ پرفیکٹ ہو۔ حیدر آرہے ہیں آج۔ میں کوئی غلطی نہیں چاہتی۔" امل نے اپنی گہری بھوری آنکھوں میں اُمیدوں کی پریاں اور خوشی کے تارے سموئے کہا۔

"اللہ خیر کرے گا، بیٹا۔ آپ تسلی رکھیں۔" اماں نے دل ہی دل میں اس کی دائمی خوشی کی دُعا کرتے ہوئے کہا۔ انہیں دونوں بچوں سے لگاو تھا مگر امل کی ایک الگ جگہ تھی ان کے دل میں۔

اتنے میں احتشام فون پر بات کرتا ہوا اندر داخل ہوا۔ سرمئی شرٹ اور اسی کے ہم رنگ پینٹ پہنے وہ فون پر الوداعی کلمات کہہ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی، جی، ٹھیک ہے۔ آپ کو پیمنٹ جلد ہی مل جائے گی۔ بس آرڈر ہمیں اگلے ہفتے کے آخر تک لازمی طور پر پہنچ جانا چاہیے۔" اس نے فون پر اتنا کہا اور رکھ دیا۔

"السلام علیکم، بھائی۔ کیسے ہیں آپ؟" امل نے مسکراتے ہوئے اپنے بھائی سے پوچھا جو ابکسی کو ٹیکسٹ کر رہا تھا۔ اس نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا تو سامنے سجی سنوری امل دکھائی دی۔

"وعلیکم السلام، بچے۔ آج اتنی تیاری کس خوشی میں؟" اس نے خوش گوار حیرت سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ حیرت ہونی ہی تھی۔ امل بہت کم تیار ہوتی تھی۔

"کچھ نہیں بھائی، بس حیدر آرہے ہیں کچھ دیر میں۔"

"حیدر؟ وہ آرہا ہے؟ تم نے بتایا نہیں؟"

"مجھے بھی صبح ہی ان کی کال آئی تھی۔ میں بتانا بھول گئی آپ کو۔ فلائٹ لینڈ ہو گئی ہے بس وہ آتے ہی ہوں گیں۔" امل نے کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھتے ہوئے بتایا۔

"بابا کو پتہ ہے؟ وہ نظر نہیں آرہے ہیں۔" احتشام نے آس پاس متلاشی نظریں دوڑاتے ہوئے پوچھا۔ اس سوال پر امل کی مسکراہٹ کچھ مدھم پڑی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی، ان کو میں نے بتا دیا تھا مگر وہ کچھ نہیں بولے۔ آپ ان سے بات کریں نہ بھائی۔ بس آج کیلیے وہ ہم سب کے ساتھ کھانا کھالیں۔" امل نے التجا کرتے ہوئے کہا۔ احتشام نے غور سے امل کے چہرے کے رنگ پھیکے اور مسکراہٹ مدھم پڑتے دیکھی۔ اُسے یہ دیکھ کر دُکھ ہوا۔ اس نے یاد کرنے کی کوشش کی کہ کب آخری دفعہ کب امل کو اتنا خوش دیکھا تھا۔ اُسے یاد نہ آیا۔

"ہمم، ٹھیک ہے۔ میں ان سے بات کرتا ہوں اور پھر جلدی سے فریش ہو لوں، ٹھیک ہے؟" احتشام نے امل کو دیکھتے ہوئے پیار سے کہا اور لاونج سے باہر نکل کر سیڑھیوں کی راہ لی۔ امل احتشام کے جواب پر حیران رہ گئی۔ اُس نے اس کے جاتے ہی مڑ کر بوا کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر پُرجوش ہوتے ہوئے کہا۔

"بوا، آپ نے سنا؟ بھائی اور بابا بھی ہمارے ساتھ کھانا کھائے گیں۔ اُف! بوا میں بتا نہیں سکتی میں کتنی خوش ہوں۔ مجھے اب اگر کوئی پوری دنیا بھی دے دے نہ میں تب بھی اتنی خوش نہیں ہو سکتی۔" امل نے خوشی کے مارے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت کہیں سے بھی ایک میچور لڑکی نہیں لگ رہی تھی۔ اس وقت وہ ایسی بچی لگ رہی تھی جس سے اس کی کھوئی ہوئی گڑیا واپس ملی تھی۔ وہ گڑیا جو اسے بہت عزیز تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم بس دعا کرو کہ سب ایسے ہی ٹھیک رہے۔اور محتاط رہا کرو، میری بچی۔ خوشیوں کو نظر لگتے دیر نہیں لگتی۔" بوا نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے نصیحت کی۔

اچانک باہر بیل بجی۔ امل نے جلدی سے ایک نظر خود کو لاونج میں نسب آئینے میں دیکھا اور پھر آرام سے چلتی باہر کو چل دی۔ اب کے پہلے والی خوشی کچھ مفقود تھی۔ دل کی حالت عجیب اور چال میں اب تذبذب سا تھا۔ وہ خوش بھی تھی اور کچھ پریشان سی بھی۔ دل میں بہت سے اندیشے بھی تھے اور آنکھوں میں اُمید کے ٹمٹماتے شعلے بھی۔ وہ خود کو دو کیفیتوں کے درمیان پا رہی تھی۔ مگر اس سب کے باوجود اس نے اندیشوں کو کسی پردے کے پیچھے چھپایا۔ وہ اس وقت اپنی خوشی خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔ جو ہو گا، سو دیکھا جائے گا کے مصداق اس نے خود کو سنبھالا اور چہرے پر مسکراہٹ سجائے، بوگن ویلیا کی بیل سے سجے لکڑی کے داخلی دروازے پر کھڑی ہو گئی۔

سفید رنگ کی گول گلے والی ٹی شرٹ پہنے، وہ گاڑی میں سے سامان نکال رہا تھا۔ ساتھ ساتھ مسکرا کر پاس کھڑے ملازم سے کچھ کہہ رہا تھا۔ اس نے گاڑی سے ٹیچی نکال کر زمین پر رکھا اور سیدھے ہو کر ماتھے پر گرے سیاہ بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کو کیا۔ امل اس کی یہ حرکت دیکھ کر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مسکرا اٹھی۔ماضی کے یادوں میں سے چند آوازیں کانوں میں گونجیں اور ایک منظر چھم سے آنکھوں کے سامنے چھا گیا۔

"حیدر، اب اگر تم نے یہ حرکت کی تو میں نے تائی جان سے کہنا ہے تمہارے بال سامنے سے کاٹ دیں۔بہت بُری لگتی ہے مجھے یہ عادت۔"اٹھارہ سال کی امل نے جھنجھلا کر کہا۔اس کے سامنے بیس سالہ حیدر نے گھاس سے بال اٹھائی اور سیدھے ہو کر دوبارہ ماتھے پر آئے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے چڑا کر کہا۔

"تمہیں کیا مسئلہ ہے؟کون سا تمہارے بالوں سے کھیل رہا ہوں۔"

"ایک تو تم لڑکوں کو بھی نہ عجیب عادت ہوتی ہے۔جہاں لڑکی دیکھو گے، وہاں ہاتھ بالوں میں چلا جائے گا۔پتہ نہیں کون سی کھجلی اٹھتی ہے تم لوگوں کو۔اوپر سے لڑکیاں بھی کسی لڑکے کو آس پاس دیکھ لیں تو ان کے اونچے اونچے قہقہے ہی قابو میں نہیں آتے۔"کُرسی پر بیٹھی امل نے تلے ہوئے آلو کھاتے ہوئے کہا۔

"بھئی، یہ ہمارا اور لڑکیوں کا معاملہ ہے۔تم کیوں جیلس ہوتی ہو؟"حیدر نے اس کے پاس رکھی کُرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اللہ نہ کرے مجھے پر یہ وقت آئے کہ میں ان سستی لڑکیوں سے جیلس ہوں۔" امل نے منہ بنا کر کہا۔ حیدر اس بات ہنس پڑا۔

"سستی لڑکیاں؟" اس نے ہنستے ہوئے بات دہرائی۔

"تو اور کیا۔ جس لڑکی کو اپنی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں ہوتا وہی خود کو ہر آتے جاتے کے سامنے بے مول کرتیں ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتی کہ ان کی عزت سب سے زیادہ انمول ہے۔ اسے سنبھال کر، حفاظت سے رکھنا ہوتا ہے۔ جب وہ اس کو یوں سب کے سامنے لا کر رکھ دیں گیں تو اپنی اہمیت کھو دیں گیں۔ سستی چیزیں ہمیشہ ٹھیلوں پر لگتیں ہیں۔ قیمتی اور نایاب چیزیں ہمیشہ چار دیواری کے اندر، تجوری میں رکھی جاتیں ہیں۔" امل نے چپس کھاتے ہوئے کہا۔

"آپ کو تو موٹیویشنل سپیکر ہونا چاہیے۔ خوامخواہ، اپنا وقت ڈگری لینے میں ضائع کر رہی ہیں۔" حیدر نے اس کی پلیٹ سے چپس لیتے ہوئے مزاق کیا۔

اچانک رنگوں کا سیلاب آنکھوں کے سامنے بہا اور اس منظر کے رنگ بھی اپنے ساتھ بہا لے گیا۔ ماضی کی یادوں کے صفحے بے رنگ ہوئے اور اب کے رنگوں نے حال کے منظر میں اپنے جوہر دکھائے اور ہر شے ایک بار پھر سے خوبصورت رنگوں نے بھر دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب کے منظر میں ایک اور وجود کا اضافہ ہوا تھا۔احتشام مسکرا کر حیدر بغل گیر ہو رہا تھا۔وہ دونوں جدا ہوئے اور احتشام نے ہاتھ بڑھا کر اسے آگے چلنے کی دعوت دی۔ہر قدم کے ساتھ امل کے دل کی دھڑکن اونچی ہوتی۔جہاں آنکھوں میں اُمید کے شعلے جلتے وہی ذہن میں اندیشوں کو چھپائے پردے زور سے ہلتے۔کیا تھا جو اسے اتنا ڈرایا ہوا تھا کہ ٹھیک سے خوش بھی نہیں ہونے دے رہا تھا؟ایسا کیا چھپا تھا ان پردوں کے پیچھے کہ ان کے ہلنے سے اُمید کے شعلے مدہم پڑتے تھے؟نہ پردے ہلنا بند کرتے نہ شعلے بجھاتے؟ایک سولی سی تھی جس پر وہ لٹکی ہوئی تھی۔وہ اب نہ حیدر کو دیکھ رہی تھی نہ احتشام کو۔وہ ان کے قدم گن رہی تھی۔

ایک۔

دو۔

تین۔

اس کے عین سامنے وہ قدم آکر رُکے۔اچانک کسی کے فون کی گھنٹی بجی۔وہ یہ نہ دیکھ پائی کہ فون کس کا تھا۔سر اٹھا تھا مگر نظریں کہیں اور دیکھ رہی تھیں۔یکایک کسی نے اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی۔وہ ایک دم سے ہوش میں آئی تھی جیسے۔سامنے دیکھا تو وہ کھڑا تھا۔وہی جو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کے اندیشوں کی سولی پر چڑھنے کا باعث تھا۔وہی جس سے اس کو اندیشے تھے۔ مگر اس سب کے بعد بھی وہ اسے بُرا نہ لگا۔ لگتا بھی کیسے؟ وہ اسے بُرا لگ ہی نہیں سکتا تھا۔

"کہاں کھوئی ہوئی ہو؟" حیدر نے مسکراتے ہوئے سوال کیا۔ سفید رنگت پر ہلکی سی سیاہ داڑھی جچ رہی تھی۔

"کہیں نہیں۔ تم بتاو، کیسے ہو؟" امل نے مسکرا کر پوچھا۔ کچھ دیر کیلیے ہی سہی، مگر اندیشے چھپ گئے اور شعلے ساکن ہو گئے۔

"آپ کے سامنے ہوں۔ کیسا لگ رہا ہوں؟" ہنوز مسکراتے ہوئے اس نے سوال کیا۔ امل اس سوال پر ہلکی سی ہنسی ہنس گئی۔

"تمہاری تعریف کرانے کی عادت نہیں گئی اب تک؟" امل نے پوچھا۔ بوا اور بھائی کے سامنے تو جیسے تیسے کر کے آپ کہہ لیتی تھی، حیدر کے سامنے اس کیلیے آپ منہ سے نہیں نکلتا تھا۔ کہنا بھی چاہتی تب بھی وہ کوئی ایسی بات ضرور کر دے گا کہ اس نے اسے پہلے کی طرح تم کہنا ہی مناسب سمجھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میری تو یہ عادت بھی نہیں گئی۔"اس نے مسکرا کر ہاتھ ایک بار پھر بالوں کی طرف لے کر جاتے ہوئے کہا۔

"دیکھ چکی ہوں۔ پچھلے دس منٹ میں دو دفعہ تم نے یہ حرکت کی ہے مگر آج کیلیے معافی ہے۔" امل نے کہا۔

اتنے میں احتشام فون سن کر واپس آیا اور انہیں وہی کھڑا دیکھ کر بولا۔

"تم لوگ اندر نہیں گئے ابھی تک؟ چلو چل کر بیٹھتے ہیں۔ تم بھی تھک گئے ہو گے، حیدر۔ کافی لمبی فلائٹ تھی۔"

احتشام نے کہا اور وہ اندر چل دیے۔

"چاچو نظر نہیں آرہے ہیں۔ کہاں ہیں وہ؟"کچھ دیر بعد لاونج میں بیٹھے حیدر نے پوچھا۔امل نے ایک نظر احتشام کو شاکی نظروں سے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اور پھر حیدر کو دیکھ کر کہا۔

"وہ سو رہے ہیں۔ان کی طبعیت کچھ دنوں سے ٹھیک نہیں تھی۔ڈاکٹر نے نیند کی دوائیاں دی ہیں۔ سو ابھی وہ کچھ دیر سوتے ہی رہیں گیں۔"امل نے بدقت مسکراتے ہوئے کہا۔حیدر نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا اور جوس پینے لگا۔البتہ احتشام کو حیرت ہوئی کہ حیدر نے کوئی فکر کیوں نہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دکھائی۔ مگر اس کو جلد ہی اپنا ذہن اس سوچ سے ہٹانا پڑا کہ ایک بار پھر اس کا فون بج اٹھا۔ اس نے فون اٹھا کر دیکھا تو نام دیکھ کر مسکراہٹ فنا ہوئی۔ چہرے پر سنجیدگی در آئی اور آنکھوں میں حیرانی اور فکر کے تاثرات نے جنم لیا۔

"ایم سوری۔ آئے ہیو ٹو ٹیک دس۔ آپ لوگ کھانا کھائیں۔ مجھے ذرا دیر ہو جائے گی۔" اس نے عجلت میں اتنا کہا اور فون کان سے لگا کر باہر کی اور چل دیا۔

"احتشام کافی مصروف ہو گیا ہے۔" حیدر نے اس کو باہر جاتے ہوئے دیکھ کر سوال کیا تھا کہ تبصرہ، وہ سمجھ نہ سکی۔

"ہمم۔ اب کمپنی انہی کو دیکھنی ہوتی ہے۔" امل نے محض اتنا کہنے پر اکتفا کیا۔ البتہ دل دُکھا تھا۔ بابا بھی نہیں اس سے ملنے آئے اور بھائی بھی اب نہیں آئے گا۔ کچھ دیر پہلے والی خوشی اب نہیں رہی تھی۔

"کھانا لگوا دوں؟ تمہیں بھوک لگ رہی ہو گی۔" امل نے اس سے پوچھا۔ حیدر نے جوس کا گلاس رکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں۔ میں اب آرام کروں گا۔ کافی تھک گیا ہوں۔" حیدر نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کی اس بات پر امل کو ایک دھچکا لگا۔ اس نے آس پاس نظر دوڑائی۔ کوئی نہیں تھا۔ مطلب اپنوں کے ہوتے ہوئے بھی ایک اور اکیلی رات اس کی منتظر تھی؟

"ٹھیک ہے۔ تم آرام کرو۔" امل نے اس کی طرف دیکھ کر بدقت مسکرا کر کہا۔ البتہ آنکھوں میں ٹمٹماتے شعلے مدھم پڑے تھے اور دل۔ دل اپنوں کے رویے پر ڈوب کر ابھرا تھا۔

"سلمیٰ، صاحب کو ان کا کمرہ دکھادو اور یہ چیزیں بھی سمیٹ دو۔ میں آتی ہوں ابھی۔" امل نے پاس کھڑی ملازمہ سے اتنا کہا اور پھر لاونج سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ حیدر بھی چپ چاپ بنا کچھ کہے سلمیٰ کے پیچھے چل پڑا۔ اس کا دل تھا کہ امل اس کو کمرہ دکھاتی مگر خیر۔

امل نے اپنے کمرے میں آکر دروازہ بند کیا اور غصے سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔ ڈوپٹہ کندھے سے اتار کر ایک طرف پھینک دیا اور دونوں ہاتھوں سے جارحانہ انداز میں بالوں کا جُوڑا بنایا۔ کانوں سے ٹاپس اور انگلیوں سے انگوٹھی اتار کر سائیڈ پر پھینکیں اور سر ہاتھوں میں دے دیا۔ وہ کس طرح خود کو رونے سے روکے ہوئے تھی، یہ صرف وہی جانتی تھی۔

کتنی عجیب بات تھی نہ؟ نہ کوئی لڑائی ہوئی نہ تلخ کلامی۔ نہ کسی نے کسی سے بدتمیزی کی نہ ہی ماضی کے صفحے الٹے۔ پھر بھی قہقہوں کا گلا دبا دیا گیا اور اُمیدوں اور خوشی کا قتل بھی ہو گیا۔ کتنی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

صفائی سے یہ کام ہوا تھا کہ نہ قاتل کا سُراغ ملا نہ مقتول کی لاش۔ صرف چند لمحے۔ چند لمحے ہی تو مانگے تھے اس نے۔ نہ بابا دے سکے نہ بھائی۔ آج وہ اتنی خوش تھی کہ حساب نہیں تھا۔

سب کے دلوں میں ایک ایسی خواہش ہوتی ہے جسے ہم ناممکن گردانتے ہیں یا پھر کسی جن کیلیے سنبھال کر رکھتے ہیں۔ اور جب ہم سے پوچھا جاتا ہے کہ اگر تمہارے پاس اپنی کوئی ایک خواہش پوری کرنے کا اختیار ہوتا تو وہ کیا ہوتی؟ کوئی دولت مانگتا تو کوئی شہرت۔ کوئی طاقت مانگتا تو کوئی حکمرانی اور اگر امل سے پوچھا جاتا تو وہ کہتی "ایک شام اپنے گھر والوں کے ساتھ۔"

اور آج جب اُسے لگا کہ اس کی یہ خواہش پوری ہو گئی ہے تو بابا نے آنے سے انکار کر دیا۔ کیوں انکار کیا؟ یہ نہ وہ جاننا چاہتی تھی نہ اسے جاننے کی اجازت تھی۔ بھائی کے یہ بتانے پر اس نے دل ہی دل میں خود کو تسلی دی۔ "ٹھیک ہے، یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ احتشام بھائی ساتھ ہیں" اور مسکرا کر ان کے ساتھ لاونج میں بیٹھ گئی۔

اُسے دُکھ تب بھی نہ ہوا جب حیدر نے اس کے بابا کی طبیعت کا سن کر عدم دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ وہ جانتی تھی کہ حیدر نے ایسا ہی کرنا ہے۔ دُکھ تب ہوا جب احتشام فون سننے کیلیے چلا گیا۔ "کیا بھائی اپنا فون سائلنٹ پر نہیں لگا سکتے؟" اس نے غصے سے سوچا۔ اور پھر جب حیدر نے کھانے سے انکار کیا تو اس نے دل ہی دل میں سب کو بھاڑ میں بھیجا اور چلی آئی۔ اب وہ اس وقت اپنے کمرے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں اکیلی بیٹھی تھی۔وہ شام جو اس نے قہقہوں اور ہنسی مزاق کے ساتھ اپنے گھر والوں کے درمیان گزارنے کا سوچا تھا، وہ اب ان کھوکھلی درودیوار کے ساتھ تنہا گزار رہی تھی۔ قہقہوں کی آواز تو نہ تھی مگر اُسے یہ درودیوار خود پر ہنستے محسوس ہوئے۔

"کیوں امل بی بی؟ تم ہر چیز جاننے کے بعد بھی اُمید لگا لیتی ہو؟ کیا تمہیں اپنے گھر کے مردوں کا نہیں پتہ ؟ جب پتہ ہے پھر ہر دفعہ وہی بیوقوفوں والی حرکت دوبارہ کیوں کرتی ہو؟ اتنے سال ہو گئے، کیا تم ابھی بھی خود کو اس تنہائی کی عادت نہیں ڈال سکی؟ چچ! افسوس" یہ سوال دل میں اُبھر رہے تھے یا یہ بے جان دیواریں کر رہی تھیں؟ اسے سمجھ نہ آیا۔ مگر کیا فرق پڑتا ہے کہ کون کر رہا تھا۔ فرق تو کیے گئے سوالوں سے پڑتا ہے۔ سوال تو ٹھیک تھے، مگر جواب معلوم نہ تھے۔

----

www.novelsclubb.com

رات گزری اور اگلے دن کا سورج چڑھا۔ سردیاں حال ہی میں اپنا بوریا بستر سمیٹ کر روانہ ہوئی تھیں البتہ اپنے اثرات کچھ دیر کیلیے ہی سہی، چھوڑ گئیں تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ دوپہر ہونے کے بعد بھی موسم خوشگوار تھا۔ وقفے وقفے سے چلتیں ٹھنڈی ہوائیں، اس خوش گواریت کو برقرار رکھے ہوئے تھیں۔ سورج بھی شائد اس خوش گواریت سے لطف اندوز ہو رہا تھا، اس لیے زیادہ گرمی نہ برسائی۔ وقفے وقفے سے ہوا سے بہتا ہوا کوئی بادل بھی جب اس کے سامنے آ کر اس کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

روشنی کو روکتا تو یہ بُرا نہ مناتا۔ایسے اگر تم اس عالیشان محل کے باغ میں قدم رکھو گے جس میں رہتی ایک شہزادی، گزشتہ شب اپنوں کی بے اعتنائی سے دلبرداشتہ ہو کر سوئی تھی، تو اس کے والد کو جھولے کے قریب موجود کُرسیوں میں سے ایک پر بیٹھتا پاوٴ گے۔ان کے قریب موجود دوسری کُرسی پر احتشام بیٹھا، ایک فائل کی ورق گردانی میں مصروف تھا۔خالد صاحب ہمیشہ کی طرح کتاب بینی کا شغل فرما رہے تھے۔

"بابا، کل آپ حیدر سے ملنے نہیں آئے، کیوں ؟میں آپ سے خاص طور پر کہہ کر گیا تھا۔" احتشام نے فائل بند کر کے اک طرف رکھتے ہوئے پوچھا۔لہجے میں سنجیدگی تھی اور ادب کو ملحوظِ خاطر رکھا گیا تھا۔

"مصروف تھا۔اور حیدر کون سا جا رہا ہے واپس۔ابھی تو ادھر ہی ہے نہ۔مل لوں گا اس سے۔" خالد صاحب آنکھوں پر عینک ٹکائے، کتاب کا ورق پلٹتے ہوئے گویا ہوئے۔لہجہ رعب دار تھا۔

"بابا، آپ نے امل کو آخری دفعہ کب خوش دیکھا تھا؟نہیں یاد نہ ؟کل میں نے پہلی دفعہ اسے اتنا خوش دیکھا تھا۔وہ چاہتی تھی کہ آپ بھی سب کے ساتھ مل کر کھانا کھائیں اور آپ نہیں آئے۔کل وہ آپ کے نہ آنے سے بہت ہرٹ ہوئی تھی۔ایسا کیوں کرتے ہیں آپ، بابا؟ کیا امل آپ کی بیٹی نہیں ہے ؟" احتشام نے سنجیدہ لہجے میں سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس سے کہو، بچی نہیں رہی اب وہ کہ اتنی سی بات سے دل دُکھا کر بیٹھ جائے۔" خالد صاحب نے کتاب کی طرف دیکھتے ہوئے محض اتنا کہا۔

"بابا، میں نے اپنی حد تک یہ برداشت کر لیا تھا مگر امل کے ساتھ یہ ہو، میں برداشت نہیں کروں گا۔ اب آپ اس کو روز وقت ضرور دیں گیں۔" احتشام نے بمشکل اپنے لہجے کو کسی بدتمیزی سے دور رکھا۔

"تمہیں میں یاد دلاتا چلوں، احتشام کہ یہ گھر میرا ہے اور میں تمہارا باپ ہوں۔ اپنے آرڈرز اگر تم کام تک ہی رکھو تو یہ بہتر ہو گا۔" خالد صاحب نے کتاب بند کی اور عینک اتارتے ہوئے تنبیہی انداز میں کہا۔

"اور امل بھی آپ ہی کی بیٹی ہے، یہ بھی یاد کر لیں۔ میرے پاس آپ نے کچھ نہیں چھوڑا، بابا۔ نہ انسانیت، نہ محبت، نہ ممی اور نہ کچھ اور۔ صرف ایک بہن ہے اب میری۔ وہ بھی میں آپ کے حوالے نہیں کروں گا۔ اتنے سال میں نے آپ کی مانی ہے، اب آپ میری مانیں۔" احتشام کی آنکھوں میں غصہ در آیا اور لہجہ ان کے ادب سے عاری تھا۔

"تمہاری اتنی ہمت کہ اب تم مجھے دھمکی دو گے؟ ہوش میں تو ہو تم؟ جو کہہ رہے ہو، وہ سنائی بھی دے رہا ہے کیا تمہیں؟" خالد صاحب نے غصے سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"دھمکی نہیں دے رہا، بابا۔ صرف کہہ رہا ہوں۔ کبھی غور سے دیکھیے گا امل کے چہرے کو۔ اپنی مرحومہ بیوی کا چہرہ نظر آئے گا آپ کو۔ یا پھر مجھے کہنا چاہیے کہ اپنی مقتولہ کا چہرہ نظر آئے گا۔" احتشام نے اپنی آواز مدھم کرتے ہوئے کہا۔ آنکھیں ہنوز غصے سے لبریز تھیں۔ وہ کیسے یہ سب برداشت کر رہا تھا، یہ وہی جانتا تھا۔

"احتشام!"

"یہ دھمکی نہیں ہے، بابا۔ مگر یہ دھمکی بن سکتی۔" احتشام نے اتنا کہا اور فائل پکڑ کر جانے کیلیے اٹھ کھڑا ہوا۔ جاتے جاتے ایک نظر اپنے بوڑھے اور نحیف باپ کے چہرے پر ڈالی تو رُک گیا۔ دو قدم اٹھا کر ان کے پاس آیا جو اپنے سفید ہو گئے چہرے سے ابھی تک سامنے دیکھ رہے تھے۔

"اتنا حیران کیوں ہو رہے ہیں، بابا؟ میرا یہ روپ آپ نے پہلی بار تو نہیں دیکھا۔ آپ ہی نے تو بنا یا ہے مجھے اس طرح۔ پھر یہ چہرے کی ہوائیاں کیوں؟" احتشام نے جھک کر ان کے کان کے قریب سرگوشی کی۔ خالد صاحب نے گردن موڑ کر اپنے بیٹے کو دیکھا تو وہ مسکرا اٹھا۔ یہ مسکراہٹ نہ شفقت سے بھرپور تھی جو امل کو دیکھتے ہوئے آتی تھی اور نہ آنکھوں سے پھوٹتی ، جب وہ ماہبیر سے بات کرتا تھا۔ یہ مسکراہٹ ابلیس کے جیسی تھی۔ کسی بدروح جیسی۔ لرزا دینے والی، ڈرانے والی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

احتشام چلا گیا تو خالد صاحب کتنی ہی دیر اپنے ہاتھوں کو دیکھتے رہے۔ماضی کے مناظر تیزی سے آنکھوں کے سامنے سے گزرتے تھے۔

ایک حسین عورت،لال ساڑھی پہنے ہوئے کھڑی تھی۔چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ تھی اور ہاتھ میں ایک سفید گلاب تھا۔ایک دم منظر بدلا۔

وہ اب کہ سفید لباس میں ملبوس کہیں بیٹھی تھی۔چہرے سے ناراضگی واضع تھی۔اس کے قریب بیٹھا کوئی مرد اُسے منانے کی کوشش کررہا تھا۔مگر وہ تھی کہ مان ہی نہیں رہی تھی۔وہ مرد بھی ہنوز اپنی کوششوں میں جتا ہوا تھا۔شائد یہ اس کا پسندیدہ کام تھا۔منظر پھر بدل گیا۔

وہی عورت اب کہ ایک سیاہ لباس میں ملبوس چیخ کر کچھ کہہ رہی تھی۔ایک دم سے ایک بھاری ہاتھ اٹھا اور اس کے چہرے پر پڑا۔وہ عورت کہیں گر گئی تھی۔اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔اس ہاتھ پر بھی خون تھا۔فرش پر بھی خون تھا۔بہت زیادہ خون۔کہیں سے قدموں کی آواز بھی آ رہی تھی اور۔۔۔۔۔

"فضل بخش!فضل بخش!" خالد صاحب نے سینے پر ہاتھ ملتے ہوئے گہری سانسیں لیتے ہوئے کسی کو بلایا۔پاس کھڑا ملازم جلدی سے ان کے پاس آیا اور ان کی حالت دیکھ کر جیب سے ان ہیلر نکال کر انہیں پکڑایا۔خالد صاحب نے ان ہیلر منہ سے لگا کر،سانس زور سے اندر کھینچی۔دو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

، تین مرتبہ یہی عمل دہرانے کے بعد ان کی حالت کچھ بحال ہوئی۔ سانس صحیح سے آنے لگا تو وہ بے حال ہو کر کُرسی سے ٹیک لگا گئے۔

"امل بی بی کو بلاوں، صاحب؟" فضل بخش نے ان کی حالت دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"خبردار! کسی کو مت بلانا۔" خالد صاحب نے غضبناک ہو کر کہا۔ فضل بخش سر جھکا گیا اور اپنی سابقہ جگہ پر جا کر کھڑا ہو گیا۔

خالد صاحب آنکھیں بند کر کے پھر سے ٹیک لگا گئے۔ آنکھوں کے پردے کے پیچھے ایک منظر تھا۔ وہ عورت لال لباس پہنے، ہاتھوں میں سفید گلاب لیے ہنستی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ بے ساختہ ایک جملہ ان کے لبوں سے نکلا۔

"تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا، عندلیپ! کاش تم نے وہ سب نہ کیا ہوتا۔"

موسم جو کچھ دیر پہلے خوش گوار تھا، اب اس کی ٹھنڈک ریڑھ میں سنسنی پیدا کر رہی تھی۔ ارد گرد سورج کی کرن کا شائبہ تک نہ تھا اور ہوا میں حزن و ملال کا راج تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"سنبل، کل جمعرات ہے، ایسا کرو کہ ای-ڈی کے علاوہ باقی جو دو ڈراماز کی شوٹنگ ہے وہ کینسل کرادو۔" پیلے اور سفید رنگ کی شرٹ اور اس کے ساتھ کھلاٹراوزر پہنے، آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے اور بازو پر پرس ٹکائے وہ، ڈرامہ سیٹ سے نکلتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ دوپہر کا وقت تھا مگر سورج حاضر نہ تھا۔ اس کے ساتھ چلتی سنبل نے فون پر ٹائپنگ کرتے کرتے، حیرانی سے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"کیوں؟ تم شوٹز بنا کسی وجہ کے کینسل تو نہیں کراتی۔ پھر ابھی تقریباً دو ہفتے پہلے تو کینسل کرائی تھی۔"

"ہاں، بس کل کچھ کام ہے اور پھر دونوں ڈراماز ایک ہی ڈائیریکٹر، ڈائیریکٹ کر رہا ہے۔ میری کچھ پیمنٹ رہتی ہے اس کے پاس۔ وہ لینی ہے۔ گھی سیدھی انگلی سے تو نکل نہیں رہا۔ ٹیرھی کرنے پڑے گی۔ ویسے بھی آخری قسط کی شوٹنگ ہے۔ جان اٹکی ہو گی اس کی۔" ماہبیر نے پارکنگ کی طرف جاتے ہوئے، سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ اپنے کام کے بارے میں جتنی سنجیدہ تھی، پیمنٹ کے بارے میں اس سے زیادہ تھی۔ آخر کو، کام بھی اسی پیمنٹ کیلیے کر رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

موسم خوشگوار تھا اور ہلکی ہلکی ہوا کا راج تھا۔ وہ پارکنگ میں پہنچ کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھی اور سنبل بھی اپنی گاڑی کی طرف چل دی۔ ماہبیر نے جیسے ہی اپنی سیاہ گاڑی کا دروازہ کھولا چاہا، کسی کو اپنی گاڑی کے بونٹ سے کوئی ٹیک لگا کر کھڑا پایا۔

"ایکس کیوز می، سائیڈ پر ہو جائے۔ مجھے گاڑی نکالنی ہے۔" ماہبیر نے وہی کھڑے کھڑے کہا۔

اس آدمی نے جیسے ہی مڑ کر ماہبیر کو دیکھا تو ایک مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کی۔ جیسے مسکراہٹ بھی سامنے کھڑی لڑکی کی موجودگی محسوس کر کے ہی آتی تھی۔

ماہبیر نے بھی اس کو دیکھ کر ہونٹ گول صورت گھما کر حیرانی کا اظہار کیا۔ پھر سر جھٹکا اور دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی۔ اجلان نے بھی، اپنی گاڑی سمجھ کر دوسری طرف کا دروازہ کھولا اور بیٹھ گیا۔

"کیا میں نے تمہیں اپنی گاڑی میں بیٹھنے کی اجازت دی ہے، اجلان سکندر؟" ماہبیر نے ہلکے غصے سے کہا۔

"آپ کب مجھے کسی چیز کی اجازت دیتی ہے، ماہبیر ارمغان؟ مجھے خود ہی سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔" سبز رنگ کی شرٹ پہنے، اس نے کندھے اچکا کر بے بسی سے کہا۔ سیاہ آنکھیں اپنے اندر مخصوص چمک لیے اس کو دیکھ رہی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمہیں اس وقت اپنے سسرال میں نہیں ہونا چاہیے؟" ماہیر نے طنزیہ انداز میں کہا۔اس کی حد درجہ مصروفیت کے باعث وہ تھانے کو اس کا سسرال کہتی تھی۔

"خیر سے میں ابھی کنوارہ ہوں۔میری بد قسمتی اور آپ کی خوش قسمتی۔" اجلان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے ہنس کر کہا۔

"تمہاری بد قسمتی تو سمجھ میں آتی ہے کہ کوئی لڑکی تمہیں منھ لگانے کو تیار نہیں۔میری خوش قسمتی کہاں سے آگئی؟" ماہیر نے گاری پارکنگ سے نکالتے اور پاس سے گزرتی سنبل کو الوداعی ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"خوش قسمتی نہیں تو اور کیا ہے؟ تمہارے پاس ابھی بھی موقع ہے ایک ویل مینرڈ،امیر اور خوش شکل انسان سے شادی کرنے کا۔ورنہ لڑکیاں تو مجھے دیکھتے نہیں تھکتیں۔" اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے شوخیہ لہجے میں کہا۔

"پلیز میرے ساتھ ابھی یہ شادی والا ٹوپک نہ ڈسکس کرنا ورنہ یہی سڑک پر اتار دوں گی تمہیں۔پہلے ہی اماں یہ بات کرتے نہیں تھکتیں۔" ماہیر نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیوں؟ خالہ تمہاری شادی کرانا چاہ رہی ہیں؟" اجلان نے حیرانی سے پوچھا۔اس کے یہ پوچھنے پر ماہبیر نے ساری بات اس کے گوش گزار کر دی۔ وہ جیسے ہی چپ ہوئی تو اجلان کچھ پل سامنے دیکھتا رہا جیسے بات ہضم کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔ وہ جانتا تھا کہ یہ لمحہ ضرور آئے گا۔ مگر اتنی جلدی آئے گا کہ اُسے تیاری کا موقع بھی نہ دے گا؟ یہ وہ نہیں جانتا تھا۔ مگر اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ کبھی بھی اس لمحے کیلیے تیار نہیں ہو سکتا تھا۔ چاہے سالوں گزر جائیں، اجلان سکندر کبھی بھی ماہبیر ارمغان کو چھوڑنے کیلیے تیار نہیں ہو سکتا تھا۔

"خالہ کو مجھ پر یقین نہیں؟" اس نے کسی آس کے تحت پوچھا۔ اب کے لہجے میں پہلے والی خوش گواریت مفقود تھی۔ وہاں پر محض سنجیدگی کا راج تھا۔ ماہبیر نے اس کا بدلتا لہجہ محسوس کیا البتہ کچھ کہا نہیں۔ وہ لہجوں کو پہچانتی تھی اور وہ نظر انداز کر دینے میں ماہر تھی۔

"وہ کہتی ہے کہ نہ تو تم میرے بھائی ہو نہ باپ۔ اور دوستی کی بات تو وہ سننے کو ہی تیار نہیں۔ ان کے مطابق ایک ایسا مرد ہی حفاظت کر سکتا ہے جس کے ساتھ کوئی رشتہ ہو۔" ماہبیر نے اس کی بات پر ہنستے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ٹھیک ہی تو کہتی ہیں، خالہ۔" وہ بس اتنا ہی بولا۔ نظریں سامنے سڑک پر چلتی گاڑیوں پر جمی تھیں اور دل تھا کہ کسی نے مٹھی میں قید کر لیا تھا۔ الفاظ تھے کہ زبان پر تھے پر ہونٹوں کو چپ رہنے کی عادت تھی۔

"تمہیں حفاظت کی ضرورت ہے۔ کوئی ایسا جو تمہاری حفاظت کر سکے۔ کوئی ایسا جس کے ساتھ تمہارا مضبوط رشتہ ہو۔" اس نے نرم لہجے میں کہا۔

"افسوس کہ وہ میں نہیں ہو سکتا۔"

"تم نے مشکل وقت اکیلے گزارا ہے۔ اب تمہارے پاس بھی کوئی ہونا چاہیے جو کڑی دھوپ سے تمہارے لیے چھاوں کا ساماں کرے۔" لہجہ ہنوز نرم تھا۔ کیسے نرم تھا؟ یہ بات وہی جانتا تھا۔

"افسوس کہ وہ چھاوں میں نہیں بن سکتا۔"

"تم نے پانچ سال اکیلے مشکلوں کا سامنا کیا۔ اب تمہارے ساتھ بھی کوئی ہونا چاہیے جو ان مشکلات میں تمہارا سہارا بنے۔ جب تم رو تو تمہیں چپ کرائے۔ جب تم ہنسو تو تمہارے ساتھ ہنسے۔ جب تمہیں تکلیف ملے تو اس کا دل بھی تمہارے ساتھ جلے۔" اجلان نے گردن موڑ کر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کی طرف دیکھ کر کہا جس کی توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز تھی۔ اچھا تھا۔ ورنہ اگر نظریں اس طرف ہوتیں تو دل کا حال جان لیتیں۔

"افسوس کہ میں نہ تو تمہیں چپ کرانے کیلیے موجود ہوں گا نہ تمہارے خوشی میں خوش ہونے کیلیے۔ تمہاری تکلیف پر میرا دل ضرور جلے گا مگر تمہیں اس تکلیف سے بچانا کسی اور کیلیے لازم و ملزوم ہوگا۔ کاش! وہ میں ہو سکتا مگر افسوس، میں نہیں ہو سکتا۔"

"اس لیے تمہیں خالہ کی بات مان لینی چاہیے۔" آخر میں اجلان نے خود پر قابو پاتے ہوئے اپنی ازلی مسکراہٹ سے کہا۔ لہجے کی خواشگواریت پھر سے عود آئی تھی۔

"مجھے اس کیلیے اگر کیس چھوڑنا پڑ گیا تو؟ میں ہر صورت اس کیس کو فالو کرنا چاہتی ہوں، اجلان۔" ماہبیر نے اپنی تشویش کا اظہار کیا۔

"نہیں، چھوڑنا پڑے گا تمہیں۔ یہ اجلان سکندر کا تم سے وعدہ ہے۔" اس نے جس وثوق اور جس لہجے میں کہا، ماہبیر اس کی طرف دیکھنے پر مجبور ہو گئی۔ اس مرد کی سیاہ آنکھیں اسے بہت کچھ کہتی محسوس ہوئیں۔ اس کی آنکھیں بولتی تھیں۔ ان سے پھوٹتی مسکراہٹ دیکھ کر اس کا بھی مسکرانے کو جی چاہتا تھا۔ اس کی خوبصورت لہجے میں کی گئی باتیں گھنٹوں سننے کا دل کرتا تھا۔ وہ معمولی شکل وصورت کا آدمی، ہرگز معمولی نہ لگتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم ایک بار میرا اعتبار توڑ چکے ہو، سکندر۔ میں کیسے یقین کر لوں کہ تم دوبارہ نہیں توڑو گے؟"

ماہبیر نے بمشکل اس سے نظریں پھیرتے ہوئے سوال کیا۔

"صحیح کہہ رہی ہو تم۔ اعتبار ایک دفعہ ٹوٹ جائے تو دوبارہ نہیں پایا جا سکتا۔ مجھے اگر دوبارہ موقع ملا تو میں ایک بار پھر یہی کروں گا۔" اجلان نے بھی سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں میری ناراضگی، میری تکلیف سے فرق نہیں پڑتا؟" ماہبیر نے ایک بار پھر اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ لہجے میں حیرانی اور خفگی تھی۔

"پڑتا ہے لیکن میرے لیے ماہبیر ارمغان کی حفاظت اس کی ناراضگی سے زیادہ اہم ہے۔ تم چاہے ناراض رہو مجھ سے مگر محفوظ رہو، میرے لیے یہ اہم ہے۔" اجلان سکندر اس کی طرف دیکھتے ہوئے، مضبوط لہجے میں بولا۔

"ابھی ایف۔آئی۔آر تو کٹی نہیں مگر تم نے اپنے طریقے سے تو ان قاتلوں کو تلاش کرنے کی کوشش کی ہو گی؟ کچھ پتہ چلا؟" ماہبیر نے سر جھٹکتے ہوئے پوچھا۔ اس انسان سے بحث کرنا فضول تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"میں تفتیش کی ہے اور تین لوگوں پر گھیرا تنگ بھی کیا ہے۔اب یہ پتہ لگانا ہے کہ ان میں سے اصلی قاتل کون ہے؟ یہ کام انہی تین لوگوں میں سے کسی ایک نے کیا ہے اور اس سب میں انہوں نے گھر کے کسی ملازم کو ساتھ ملایا ہے۔" اجلان نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔گاڑیاں اپنی اپنی منزلوں کی طرف رواں تھیں۔اجلان کا ذہن اب کے الفاظ کے چناو میں محتاط ہو گیا۔

"ہمارے ملازموں میں سے؟ تم اتنا یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو؟" ماہبیر نے گاڑی اشارے پر روکتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں کہ خالو کی چائے میں یہ دوائیاں کوئی اندر کا آدمی ہی ڈال سکتا ہے۔"

"تم نے ان میں سے کسی سے پوچھ گچھ کی؟"

"ابھی تک نہیں۔خالو کی ڈیتھ کے بعد تو تم لوگوں نے سب ملازموں کو نکال دیا تھا۔میں بھی واپس میرپور چلا گیا تھا کیوں کہ وہاں میری ضرورت تھی۔اب چونکہ میں واپس آ چکا ہوں تو ان سے بھی جلد ہی پوچھ گچھ کروں گا۔تم ایسا کرو کہ اس وقت جو ملازم تمہارے گھر کام کرتے تھے ،ان کا نام اور پتہ مجھے دے دو۔خالہ سے بھی پوچھ لینا۔انہیں اچھے سے یاد ہو گا۔" اجلان نے کہا۔ماہبیر نے سنجیدگی سے سر اثبات میں ہلایا۔اشارہ کھلا اور گاڑیاں پھر سے حرکت میں آئیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماہبیر نے بھی گاڑی آگے بڑھائی اور ایک بار پھر ایک مختصر سفر کا آغاز ہوا۔ گاڑی میں اب خاموشی کا راج تھا۔ یہ خاموشی کچھ دیر بعد ماہبیر کی آواز نے توڑی۔

"اجلان، تم کس طرح کی لڑکی سے شادی کرنا پسند کرو گے ؟" ماہبیر نے پوچھا۔ سوال بہت غیر متوقع تھا۔ اجلان نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا۔ یہ پہلی دفعہ تھا کہ ماہبیر نے اس قسم کا سوال کیا تھا۔ وہ کچھ دیر خاموش رہا۔

"ایسی لڑکی جس نے خود کی حفاظت ایسے کی ہو، جیسے جوہری اپنے ہیرے کی کرتا ہے۔" اجلان نے کسی سوچ کے زیرِ اثر کہا۔

"کیا مطلب ؟" ماہبیر نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"میں نے اپنی بیوی کے روپ میں کسی لڑکی کا چہرہ کبھی تصور نہیں کیا، ماہبیر۔ بس میں اتنا جانتا ہوں کہ اگر کوئی لڑکی میری بیوی بنے گی تو اس نے اپنا حسن دنیا سے چھپا کر رکھا ہو گا۔ اس نے اپنی حفاظت کسی ہیرے کی طرح کی ہو گی۔ اور ہیرے کی حفاظت کیسے کی جاتی ہے، کیا تم جانتی ہو؟ ہیرے کو ہر کسی کے آگے نہیں رکھا جاتا۔ اس کو کسی دوکان پر یوں نہیں رکھا جاتا کہ ہر کسی کی اس پر نظر پڑے۔ اُسے حفاظت سے تجوریوں میں رکھا جاتا ہے۔ اُسے پیش بھی ان کے سامنے کیا جاتا ہے جو اس کی قدر و قیمت سے واقف ہوتے ہیں۔ جو اس کی حفاظت بھی اس طرح

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کرتے ہیں جیسے اس کے کیے جانے کا حق ہے۔ وہ اپنی قدر جانتی ہو گی، اس لیے ہر کسی کے سامنے سج سجو کر نہیں آتی ہو گی۔ وہ اپنی حفاظت کرتی ہو گی، اس لیے کام کرتے ہوئے بھی مردوں سے لہجہ سخت رکھے گی۔ اس کیلیے ہر شے سے زیادہ جو ضروری ہو گا، وہ اس کی اقدار ہوں گیں۔" اجلان نے کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ لہجے میں عزت تھی اور اُمید بھی۔

"مطلب تمہیں ایک ایسی لڑکی چاہیے جس نے خود کو سات پردوں میں چھپا کر رکھا ہو، رائٹ؟ پھر مبارک ہو آپ کو، سکندرِ اعظم کیوں کہ آپ کو اپنی بیوی تو اب جنت میں ہی ملے گی۔" ماہبیر نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ضروری نہیں، ماہبیر۔ کان اگر کوئلوں سے بھری ہو، تو اس میں ہیرے کی موجودگی کے مواقع بڑھ جاتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ جو آج کوئلہ ہے، وہ کل بھی کوئلہ ہی ہو؟ وہ کبھی نہ کبھی ہیرا بن ہی جائے گا۔ مجھے بس ہیرے کے ملنے کا انتظار کرنا ہے۔ ہیرا اس قابل تو ہوتا ہے نہ کہ اس کا انتظار کیا جائے؟ اس کو پانے کیلیے محنت اور کوشش کی جائے؟" اجلان نے مسکراتے ہوئے اس کی رائے لینا چاہی۔

"ہمم، صحیح کہہ رہے ہو تم۔ کہاں اترنا ہے تم نے؟" ماہبیر نے اس کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔ دل کی حالت جو تھی سو تھی مگر چہرے پر ہمہ وقت دل کی حالت کا اشہار لگانا، اُسے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گوارہ نہ تھا۔وہ ماہبیر تھی۔دل کی حالتیں چھپانے اور جھوٹی مسکراہٹیں چہرے پر رکھنے کی ماہر تھی۔

"مجھے یہی اتار دو۔میں آگے خود چلا جاوں گا۔" اجلان نے آگے آتے ایک کیفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں ملنا تھا کسی سے تو خود ڈرائیو کر کے کیوں نہیں آئے؟" ماہبیر نے کیفے کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"وہ کیا ہے نہ کہ مجھے معلوم تھا کہ خدمتِ خلق کا کس قدر شوق ہے تمہیں اور تمہارے شوق پورے کرنے کا مجھے بہت شوق ہے۔اس لیے میں نے سوچا کہ تمہاری گاڑی پر ہی چلا جاوں۔تمہارا شوق بھی پورا اور میرا بھی" اجلان نے دروازہ کھولتے ہوئے اپنے ازلی شوخ لہجے میں کہا۔ماہبیر اس بات پر ہنس پڑی۔اجلان نے باہر نکل کر دروازہ بند کیا اور شیشے پر جھک کر کہا۔

"میں تمہارے میسج کا انتظار کروں گا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماہبیر نے بنا کچھ کہے، مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا اور گاڑی آگے بڑھا دی۔ اجلان نے گاڑی کے نظروں سے اوجھل ہو جانے تک اس کا تعاقب کیا۔ جب گاڑی حدِ نگاہ سے آگے نکل گئی تو اس نے اپنے دائیں طرف موجود کیفے کا رُخ کیا۔ ابھی بہت سے کام کرنا باقی تھے۔

دن ڈھل گیا اور سورج اپنی عادت کے مطابق زمین میں جا چھپا۔ چاند نے بھی فرض شناسی کی تاریخ قائم کرتے ہوئے آسمان کو اپنی روشنی سے روشن کیا۔ تاروں نے بھی کسی وفادار ساتھی کی طرح اس کا ساتھ دیا اور اپنی اپنی جگہوں پر، اپنی اپنی استطاعت کے مطابق روشنی بکھیرنے کی کوششوں میں جت گئے مگر چاند کو ہرانے میں ناکام رہے۔ ایسے میں اگر تم کراچی کے ایک پوش علاقے میں ایک دو منزلہ گھر پر نظر دوڑاؤ، تو اس کی کھڑکی سے آتی ٹیوب لائٹ کی روشنی تمہیں کسی فرد کے جاگنے کا عندیہ دے گی۔ اس کھڑکی سے اندر جھانکو تو ایک اپر مڈل کلاس گھرانے کے لاونج کا منظر واضع ہو گا۔ اس کی خوبصورتی اور نفاست، اس گھر میں موجود خاتون کے ذوق کا ثبوت تھا۔ لاونج کی دیوار پر نصب خوبصورت گھڑی، رات کے بارہ بجنے کی اطلاع دے رہی تھی۔ ایسے میں ایک خاتون فیروزی رنگ کی ڈھیلی ڈھالی شلوار قمیض میں ملبوس، لاونج میں آتی دیکھائی دیں۔ اپنے گیلے ہاتھوں کو ڈوپٹے سے صاف کرتے کرتے ان کی نظر جب

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گھڑی پر گئی تو وہ آہ بھر کر رہ گئیں۔ وہ آگے بڑھیں اور صوفے پر رکھے فون کو اٹھانے ہی لگیں تھیں کہ دروازے کے کھلنے کی آواز پر رُک گئیں۔ انہوں نے سیدھے ہو کر دیکھا تو اجلان، پولیس کی وردی میں ملبوس، اندر آتا دکھائی دیا۔ اجلان کی نظر جیسے ہی سامنے کھڑی خاتون پر گئی تو وہ ٹھٹک کر رُک گیا۔

"امی، آپ ابھی تک جاگ رہی ہیں؟" اس نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"جب اتنی رات گئے گھر آؤ گے تو مجھے جاگنا ہی پڑے گا نہ۔" انہوں نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے شکوہ کیا۔

"امی، کام ہی اتنا ہوتا ہے۔ مجھے تو روز دیر ہو جایا کرے گی۔ آپ میرا انتظار نہ کیا کریں۔ سو جایا کریں۔" اس نے اپنی والدہ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ آنکھیں البتہ تھکاوٹ سے پُر تھیں۔

"پہلے تو تمہارا اتنا کام نہیں ہوتا تھا، اجلان۔" انہوں نے فکر مندی سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"امی، پہلے میری پوسٹ بھی تو اتنی بڑی نہیں تھی۔ پھر کراچی آپ کو پتہ ہے جرائم کا شہر ہے۔ یہاں کا انتظام سنبھالنا محنت طلب کام ہے اور میں محنت سے کب گھبرایا ہوں؟" اس نے، ان کی تشویش دور کرتے ہوئے کہا۔

"ہمم۔ ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اچھا، مجھے اسماء کے گھر کب لے کر جا رہے ہو؟" انہوں نے آنکھوں میں اشتیاق لاتے ہوئے پوچھا۔ بہن سے ملے اتنے سال ہو گئے تھے۔ پہلے تو الگ شہر میں رہنے کی وجہ سے ملنا ممکن نہ تھا مگر اب، جب شہر بھی ایک ہے تو ان کا دل مچلے جا رہا تھا، چھوٹی بہن سے ملنے کیلیے۔

"اس اتوار لے جاؤں گا، امی۔ اسی بہانے آپ ماہبیر سے بھی مل لیں گیں۔" اجلان نے اپنی والدہ کی آنکھوں میں اشتیاق اور بے چینی دیکھ کر مسکرا اٹھا۔

"یہ ٹھیک ہے۔ میرا اتنا دل تھا ان تینوں سے ملنے کا۔ ماہبیر اور کشف بھی اب جوان ہو گئی ہوں گی۔ تمہاری اس سے ملاقات ہوئی؟"

"جی۔ ملا ہوں اس سے۔ آج بھی اور کچھ دن پہلے بھی۔"

"اچھا! کیسی ہے وہ؟" انہوں نے شوق اور فکرمندی سے پوچھا۔

"بدل گئی ہے وہ، امی۔ بہت زیادہ۔ وہ پہلے کی طرح نہیں رہی اب۔ اب اس کو دھوکہ دینا آگیا ہے۔ اس کا چہرہ، اس کے دل کی حالت کی عکاسی کرتا تھا پہلے۔ اب، اس کا چہرہ بہت کچھ چھپالیتا ہے۔" اجلان نے سامنے دیوار پر نصب، ایک تصویر کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس تصویر میں وہ تینوں تھے۔ اجلان، ماہبیر اور دُرِ کشف۔ تینوں مسکراتے ہوئے آئس کریم کھا رہے تھے۔ یہ تصویر تب کی تھی جب ان کی عمریں تیرہ، چودہ سالوں کے درمیان تھیں۔

"لیکن دل اس کا پہلے کی طرح ہی ہوگا۔ نرم، شفاف، اپنوں کی تکلیف اور درد پر تڑپ اٹھنے والا۔" انہوں نے آسودہ مسکراہٹ سے کہا۔

"آپ اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتی ہے، امی؟ جس کا ظاہر بدل گیا ہو، کیا اس کا باطن نہیں بدل جایا کرتا؟" اجلان نے سوال پوچھا۔

"لوگ بھٹک جاتے ہیں، اجلان۔ یہ دنیا فتنوں سے بھری ہوئی ہے۔ ہر ایک کیلیے اس دنیا میں فتنہ ہے۔ کبھی کبھار، جو لوگ اپنے حالات اور مجبوریوں کی وجہ سے غلط راستہ لے لیتے ہیں، ان کو جلد ہی اپنے بھٹکنے کا احساس ہو جاتا ہے۔ پھر وہ واپسی کا تلاش کرنے اور اسے پار کرنے کی جستجو میں لگ جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں، جب کی شخصیت کی بنیاد بناتے وقت، محبت سے صحیح اور غلط کی پہچان ڈالی جاتی ہے۔ جن کی بنیادیں جب بن رہی ہوتیں ہیں نہ، تو اس میں ان

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اصولوں سے محبت سیکھائی جاتی، جن اصولوں پر ہمیں زندگی گزارنے کا کہا گیا ہے۔بنیاد بناتے ہوئے، دین سے محبت ڈالی جاتی ہے۔اسے اون کرنا سیکھایا جاتا ہے۔وہ اسماء اور ارمغان بھائی کی بیٹی ہے، اجلان۔اس کی بنیادوں میں یہ سب چیزیں ڈالی گئی ہیں۔اس کو دل کو صاف رکھنا سیکھایا گیا ہے۔دوسروں کے درد میں شریک ہونے کا گر، اُسے آتا ہے۔اللہ ایسے دلوں کو ضائع نہیں کرتا۔وہ واپس آجائے گی۔چاہے ٹھوکر کھا کر، چاہے نقصان اٹھا کر، چاہے دھوکہ کھا کر یا چاہے ان سب کے بنا۔وہ واپس آجائے گی۔" ان کے انداز میں یقین تھا، جیسے وہ جانتی تھیں کہ

"اور جن کی بنیادوں میں یہ چیزیں نہ ہوں؟" اس نے سوال کیا۔

"پھر ان کے دل میں وہ ہو جو ہدایت پانے کیلیے ضروری ہے، تو وہ بھی کامیاب ہو جائے گیں۔" انہوں نے جواب دیا۔

"کیا ہدایت پانے کیلیے انسان کے اندر کچھ ہونا لازمی ہے، امی؟" اجلان نے ہنوز سامنے دیکھتے ہوئے حیراگی سے سوال کیا۔

"اس کے دل میں انسانیت ہونا ضروری ہے۔اس کا دل کسی کو دکھانے والا نہیں ہونا چاہیے، عداوتیں پالنے والا نہیں ہونا چاہیے۔اس کا دل سچ کی تلاش میں ہونا چاہیے۔اور پھر جب سچ معلوم ہو جائے، تو اس کو تسلیم کرنے والا، اس کے آگے سر جھکانے والا ہونا چاہیے۔" سمینہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

خالہ اتنا کہہ کر چپ ہو گئیں۔"میں اب سونے جارہی ہوں۔تمہارا کھانا میں نے اندر،فریج میں رکھ دیا ہے۔کھا لینا۔"انہوں نے اتنا کہا اور پھر صوفے سے اٹھ کر اپنے کمرے کا رُخ کیا۔

اجلان ہنوز سامنے دیکھے گیا۔اس کے ذہن میں لاتعداد سوچوں کا راج تھا اور ان سب کا مرکز ایک ذات تھی۔

رات کے اسی پہر اگر تم یہاں سے کچھ فاصلے کی دوری پر سن رائز ولاز کے ایک ولاء میں قدم رکھو تو اس گھر کی ہولناک خاموشی تمہارے دل کو ایک دفعہ ہولا دے گی۔لاونج چھوڑ کر اگر تم سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آؤ تو ایک کمرے کا ادھ کھلا دروازہ دکھائی دے گا۔دروازے پر کھڑا وجود سیاہ رنگ کے لباس میں ملبوس تھا۔دھیان سے دیکھنے پر معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ کسی جذبے کی شدت کی وجہ سے کانپ رہے تھے۔اس کپکپاہٹ سے بچنے کیلیے اس نے مٹھیوں کی صورت ہاتھ کو باندھ رکھا تھا۔ماتھے پر پسینہ بہہ رہا تھا۔آنکھیں خوف اور حیرت کی زیادتی سے پھیلی ہوئی تھیں اور ان میں سُرخ ڈوریاں کسی جال کی طرح بچھی ہوئیں تھیں ۔اندر سے کسی کے غصے سے بولنے کی آوازیں آرہی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا مطلب کوریئر نہیں پہنچے گا۔ تُو (گالی) نہ ہو تو۔ میں نے بکواس کی تھی کہ مجھے آج کی تاریخ میں مال چاہیے۔ (گالی) مجھے مال وقت پر نہ ملا تو تیرا حال بُرا کر دوں گا۔ کسی کو منہ دکھانے لائق نہیں چھوڑوں گا۔" احتشام کمرے میں ٹہلتا غصے سے کسی کے ساتھ بات کر رہا تھا۔ غصہ اس کے دماغ کے ساتھ ساتھ جسم پر بھی حاوی تھا۔ ماتھے کی رگیں تنی ہوئی تھیں اور چہرے پر ضبط کے تاثرات تھے۔

"عاکف، پچھلی دفعہ بھی مال کم آیا تھا۔ جب پیسے پورے ملتے ہیں تو ڈر گز پوری دیتے ہوئے تجھے موت کیوں پڑ جاتی ہے۔ اس دفعہ مجھے مال کم بھیجنے سے پہلے اپنے کفن دفن کا انتظام کر لینا کیوں کہ تیری لاش بھی تیرے گھر والوں کیلیے نہیں چھوڑی جائے گی۔" وہ بول کر فون کی دوسری پار موجود آدمی کی بات سننے کیلیے رُکا۔ کچھ پل بعد اس کی آنکھوں سے غصہ رواں ہوا اور ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔ جیت کی خوشی، شیطانی مسکراہٹ اور آنکھوں میں سرور سا تھا جو اگلے کی منتیں سن کر آیا تھا۔

"میں نے تیرے بہانے سننے کیلیے فون نہیں کیا۔ مجھے اگلے ہفتے بندرگاہ پر اپنا مال پورا چاہیے۔ آگے تیری مرضی۔ یا مال دے یا جان۔" احتشام نے اتنا کہا اور فون بند کر کے، اسے بیڈ پر پھینکا۔ ہمیشہ کی طرح جیل سے سیٹ کیے گئے بال آج اپنی حدود پار کر کے ماتھے پر بکھرے ہوئے

تھے۔اس نے دونوں ہاتھوں سے بال پیچھے کیے اور کمرے تبدیل کرنے کی غرض سے، کمرے سے ملحقہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ فون دوبارہ بج اٹھا۔اس نے بیڈ سے موبائل فون اٹھایا۔کال کرنے والے کا نام دیکھ کر اس کا چہرہ بے تاثر ہو گیا۔

"ہاں جمیل۔بولو۔"اس نے فون کان کے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے،مجھے یہ ساری معلومات میل کر دو۔تمہیں اجلان سکندر کے بارے میں بھی معلومات نکالنے کو کہا تھا،وہ کام کب تک ہو گا؟"

یہ نام سن کر باہر کھڑے وجود کی حیرانی میں اور اضافہ ہوا۔اب کے اس کی ٹانگیں بھی اتنی دیر سے کھڑا ہونے کے باعث جواب دے چکی تھیں۔اس نے جیسے ہی مڑنے کیلیے قدم بڑھایا، دیوار کے ساتھ ٹیبل پر رکھے ڈیکوریشن پیسز میں سے ایک کے ساتھ اس کا ہاتھ ٹکرایا اور وہ نازک سا پیس نیچے گر کر چکنا چور ہو گیا۔ٹوٹے ہوئے ٹکرے دیکھ کر اس وجود کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور خوف کی ایک لہر پورے جسم میں سرائیت کر گئی۔

"میں بعد میں بات کرتا ہوں۔"احتشام نے کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز سن کر، چونکتے ہوئے کہا اور فون بند کیا۔اس نے جلدی جلدی قدم اٹھائے اور دروازے کی طرف بڑھا۔باہر کھڑے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وجود نے بھاگنا چاہا مگر اس کی ٹانگوں نے انکار کر دیا۔احتشام نے جیسے ہی دروازہ کھولا تو کمرے سے آتی روشنی نے اس وجود کے چہرے کو بے نقاب کیا۔

"تم!؟"احتشام بولا۔اس کے لہجے میں شاک اور غصہ غالب تھا مگر کچھ اور بھی تھا اس کے لہجے میں جس نے سامنے کھڑے وجود کو بتایا کہ کسی کی بلا اجازت بات سننے کی قیمت موت ہوتی ہے۔

باہر چاند نے ماتم کی تیاری کرتے ہوئے بادلوں کی چادر اپنے گرد لپیٹ لی۔

(جاری ہے)

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842